

تَمَيِّزُ حَيَاتٍ

لکھنؤ
پندرہ روزہ

یہی تو کام کا وقت ہے

یہ زمانہ ہے کہ آس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایسے وقت میں) غربائے اہل اسلام کو بشارت دی ہے نیز فرمایا ہے کہ ”زمانہ قند میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسے کہ میری طرف بھرت کرنا۔“ تم کو معلوم ہے کہ غلبہ فتنہ کا وقت پاہی اگر تھوڑی سی بھی جرأت کرتے ہیں تو (بادشاہ کے دل میں) بہت سچھ و قحت پیدا کر لیتے ہیں۔ امن و امان کے وقت اگر ہزار دوڑ و ہوپ کریں بے اعتبار ہے پس کام کرنے اور کام کے قبول ہونے کا وقت یہی ہے جو قتوں کا وقت ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ (قیامت میں) مقبولان خدا میں مشورہ تو مرضیات حق تعالیٰ کے لئے اپنی تمام مرضیات سے دست بردار ہو جاؤ اور سنت سیدی کے متابعت کے علاوہ کسی چیز کو اختیار نہ کرو۔ (دیکھو) اصحاب کہف، غلبہ قند کے وقت صرف ایک عمل بھرت سے اتنے اوپرے درجے کو پہنچ گئے، تم تو مجھی ہوا دراصل خیر الامم ہو، تم اپنے وقت کو پہنچ لے وہ میں ضائع نہ کرو اور بچوں کی طرح معمولی چیزوں کی طرف متوجہ ہو۔

دادیم ترا زنج مقصود نشان گرما نہ رسیدم تو شاید برسی

”ترجمہ: ہم تم کو اس خزانہ کا پتہ دیتے ہیں جو حاصل زندگی ہے اگر ہم نہیں پہنچ سکتے تو شاید تم اس خزانہ کیکی جاؤ۔“

(مکتوبات حضرت شیخ احمد سہنی بجهہ الف ثانی (رحمۃ اللہ علیہ)

Rs. 12/-

سالانہ زر تعاونی - 250/-

۲۰۰۹ء کتو را

Postal Regd. No. LW/NP/63/2009 TO 2011
R. N. I. No. UP. Ord/2001/6071

Vol. No. 46 Issue No. 21-22

Fortnightly

TAMEER-E-HAYAT
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off. : 0522-2740406
Fax : 0522-2741221
E-mail : nadwa@sancharnet.in

10-25 September, 2009

Mobile: 09415786548

Phone: Shop. 0522-2274606
® 0522-2616731

Mohd. Akram
Jewellers

Near Odeon Cinema, Lucknow

New

Ph: 2266786

Sana Jewellers

شنا جو پلر س

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad

۳۰۱/۱۷ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ۔

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9415002532
2613736
3958875

سو نے چاندی کی دنیا میں ۵۷ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفائی اللہ جو پلر س

حاجی صفائی اشپریوم

گڑو جھالہ کے سامنے این آباد لکھنؤ پروپر انڈر: محمد اسلم

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbad Jhala Aminabad, Lucknow-18

Editor Shamsul Haq Nadwi, Printed & Published by Athar Husain
On behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad, Lko. Ph: 0522-2614685

Editor Shamsul Haq Nadwi Printed & Published by Athar Husain
on behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad Lko. Ph.: 0522-2614685

لکھنؤ کے سارے
Quba Cleaning

قبا اونگ
مینو چکر رس

ٹیکر اونگ - وڈا اونگ = ڈوم اونگ
فکس اونگ - لان اونگ - ڈیمودینٹ

سل کراسنگ گوری بازار سرو جنی نگر کانپور روہ لکھنؤ

Tel: 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدیم شہر، مسروق محل سے تیار کردہ
خوشبو دار عطر بیات

روشنیات، برقیات، گلری، فونم، کارپ فونم، روم فریشر،
فلور پر فونم، روس گلاب، روح کوڑہ، عرق گلاب،
عرقی گلاب، اگری، ہر بیل پوڈا کٹ

ایک ڈال ۴۰ روپے
ایک مرتب تحریف لاگر خدمت کا موقع دیں

اظہار سن پروفیو مرس

آئی سی یونیورسی
رائی ہو، چیل، حرب، کنٹ
PIZHARSON PERFUMERS

H.O.: Akbari Gate, Chowk, Lucknow
Tel: 0522-2255257 Mobile: +91-9415029102
Branch: C-5 Jayapati Market, Hazratganj
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell: 9415784832
E-mail: pizharsonperfumers@yahoo.com

جدید لکش سونے، چاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گھنہ پالیس

میں آپ کا خیر مقدم ہے

**GEHNA
PALACE**

Whenever you see
Jewellery
Think of us

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد معروف خاں، محمد فاروق خاں (چاند)

ایک مینارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ

Phone : 0522-2260433, Mobile : 9415024686

تَعْمَلَرِ حَيَاٰتٍ

جلد نمبر ۲۳
شمارہ نمبر ۱۰

۱۰ اکتوبر ۲۰۰۹ء مطابق ۲۰ شوال المکرّم ۱۴۳۰ھ

پندرہ روڑہ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا مخدوم شریعتی تندوی

(نااظر عدوۃ الحسلماۃ لکیو)

پروفیسر وسیم احمد صدیقی

(معتمد مال عدوۃ الحسلماۃ لکیو)

زیر نگرانی

مولانا مخدوم حمزہ جنی تندوی

(نااظر عالم عدوۃ الحسلماۃ لکیو)

مدیر مسول

شمس الحق ندوی

نائب مدیر

مجموع حسن ندوی

جگہ مشاورت

• مولانا عبداللہ حسنی ندوی • مولانا تاج الدین خالد ندوی غازی پوری

• امین الدین شجاع الدین

سالانہ رقابت ۲۵۰ء فی شمارہ ۱۲/۵

ایشی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک کے لئے ۱۵۰۰ ار

ڈرافٹ تحریر جماعت کے ہم سے ہائی اور مذکورہ جماعت مذکورہ احتجاج مذکور کے پروردگاری، پیغام

سے بھی جانے والی رقم قابل تعلیم تور ہے۔ اس میں ادارہ کا انتظام ہوتا ہے۔ براؤ کرم اہل کاخیل رکھیں۔

ترسل زرادر خط و کتابت کا پڑے

Tameer-e-Hayat

P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7

E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

مشموں نگاری رائے سے ادارہ کا مخفی ہونا ضروری نہیں ہے

آپ کے فردی نظر کے لئے اکمل تحریر کے لئے کاپ کا نفع انہم پر کنکے پہنچانے کیلئے ایک ایسا کام کیا جائے۔

کیا کار، کوئی بیان اور پڑھو لیں، اگر میں یادوں پر بڑھو اپنے ہم کے کام پر کام کیا جائے۔ (تحریر جماعت)

پڑھو اپنے اعلیٰ ہمیں نے آزاد پنگک پریں، نکلا آپا، لکھو سے ملچ کر کے مذکورہ جماعت

کیس سعادت دشیتات بیکار مارگ، بارشاہ باغ لکھو سے شائع کیا۔

Hashmat Ali (Tameer-e-Hayat) Lko.

اس شمارے میں

شعر و دب

۱ با تحفہ بہ اندکا بندہ مومن کا ہاتھ
علام اقبال

۲ اداریہ
اداریہ

۳ ہون جائے آنکارا شرع پیغمبر کیں
شمس الحق ندوی

۴ بصیرت افروز
بصیرت افروز

۵ قرآن پاک کا تاریخی اعیاز
علام سید سلیمان ندوی

۶ ہکرانگیز
ہکرانگیز

۷ محبت بھجنے ان جوانوں سے ہے
حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی

۸ صداد مص اسلامیہ
صاد مص اسلامیہ

۹ دینی مدارس میں اصلاح نسبت کی بوش
مولانا عبداللہ حمایس ندوی

۱۰ تذکرہ موصفات

۱۱ ایک یا مقصد زندگی کی حامل خاتون
حضرت مولانا سید محمد راجح حسنی ندوی

۱۲ تاریخ اسلام
تاریخ اسلام

۱۳ مولانا عبدالرحمن گھرائی ندوی

۱۴ تذکیہ و احسان
تذکیہ و احسان

۱۵ حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی۔ شمس الحق ندوی

۱۶ تاریخ و تجوییہ
تاریخ و تجوییہ

۱۷ سلمان سیم ندوی
سلمان سیم ندوی

۱۸ کتاب ہدایت کی روشن
کتاب ہدایت کی روشن

۱۹ خالد فضل ندوی
خالد فضل ندوی

۲۰ مفتی محمد نظیر عالم ندوی
مفتی محمد نظیر عالم ندوی

۲۱ محمد چاویدا خنزدی
محمد چاویدا خنزدی

۲۲ دوداد
دوداد

۲۳ حیدر آباد، ذیجہ و اڑہ اور اڑیسہ میں
محodus حسنی ندوی

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ

علامہ اقبال

ہونہ جائے آشکار اشرع پیغمبر کہیں

مش احمد ندوی

”ہر سیداں میں ہماری سرگرمیاں ایسی ہوئی چاہیں کہ جن کا اصل نشانہ تو خیز مسلمان ہوا اور جو مسلمانوں کے باہمی روابط میں اختصار پیدا کروئے تاک ان کا رواںیوں کے لکھجہ میں مسلمان جکڑ کرہ جائیں اور ہماری یہ کوششیں انہیں لخت لخت اور پارہ کر دیں، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اسلامی حماکٹ میں اس عمل کو دیگر امور پر مقدم رکھا جائے، کیونکہ اس نسل جدید کے سینوں میں اسلام کی روح پیدا ہو گئی تو اسلام ایک بار پھر اپنے عقوناں شباب کے ساتھ منصہ شہود پر جلوہ آ رہا ہے، لہذا اس نازک صورت حال میں ضروری ہے کہ تو خیز مسلمان کو اس کے نقطہ اعتقاد و ارتکاز سے بجید و بے گانہ بنا دیا جائے، قبل اس کے کہ اس کی عقلی و فکری بالیگی محل کے مرحلہ میں داخل ہو۔“ (عصر حاضر کا چلتی اور اہل مدارس کی ذمہ داریاں)

عبارت آپ نے پڑھایا ایک امریکی فاضل زویر Zwemer کی اس تقریکا ایک حصہ ہے جو انہوں نے ۱۹۵۲ء میں سمجھی مبلغین کی کافرنیس میں کی تھی۔
یہ باب سے نصف صدی سے زیادہ کا بیان ہے اس کے بعد سے مسلم نوجوانوں کو ان کے دین و عقیدہ، اسلامی اخلاق و کردار، موتانہ و قار و محتانت، انسانی شرم و حیا اور دینی غیرت و محیت سے دور رہنے کی کیا کیا تدبیریں ہوتی رہیں میں اور نام بدل کر بڑے خوبصورت انداز میں کبھی مادی ترقی کا سبز باغ دکھا کر اور کبھی آزادی رائے اور مکمل تعلیم اور نئے نئے غیر اسلامی فیشن، بے باک و بے لگام تہذیب کے ذریعہ ہاں تک پہنچا دیا ہے کہ اچھے اور شریف گھر انوں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر دیندار گھر انوں کے تو جان لڑ کے لڑکیاں ان حدود کو بھی پا کر رہے ہیں جن کے بارے میں اقبال مرحوم نے کہا تھا۔
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمانگیں یہود

اتفاق کی بات ہے کہ ایک دن رقم سطورِ محیٰ میں ایک ضرورت سے اپنے دوست کی دوکان پر جس میں نئے فیشن کا سامان تھا، تھوڑی دری کے لیے بیٹھ گیا دیکھا کہ ۱۲ سے بیس سال کی لڑکیاں ایسے لباس میں آ جا رہی ہیں اور بھاؤ تاؤ کر رہی ہیں جس کو جدید پاک میں اس طرح بیان کیا گیا ہے ”کاسبات عاریات، مسائلات، ممبلات“۔ لباس پہنے ہوں گی مگر برہنہ ہوں گی (یعنی جسم کا ہر عضو میاں اور ظاہر ہو گا) اور دوں کی طرف کھیجیں گی اور ان کو اپنی طرف مائل کرنے کی ارادیں اپنائیں گی۔

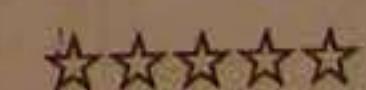
میں سمجھتا رہا کہ یہ غیر مسلم، عیسائی، یا یہودی لڑکیاں ہوں گی اس لیے کہ ہماری شرقی سوسائٹی میں مسلمان تو مسلمان، ہندو لڑکیاں بھی ایسا لباس نہ پہنچتی ہیں نہ ان کے ماں باپ اس کو پسند کرتے ہیں۔

جب کچھ ستائنا ہوا تو ہم نے اپنے دوست دوکاندار سے پوچھا یہ کیسی عورتیں ہیں؟ انہوں نے جو جواب دیا وہ زویر کی تقریر کے مذکورہ اقتباس کا پرتو تھا۔ انہوں نے کہا مولانا! یہ کھاتے پیتے خوش حال مسلمان گھر انوں کی لڑکیاں ہیں۔

یہ بات تقریباً دس سال پہلے کی ہے اس عرصہ میں مذکورہ اقتباس کو عمیل جامد پہنانے کی کمی کوششیں ہر اعتبار اور ہر جلوہ سے جاری ہیں اور ہماری نیشن ٹنکوں کی طرح ان پر ٹوٹ رہی ہے پڑھ پڑھ کر، سن اور دیکھ کر کبھی کبھی تو بے ساختہ غالب مرحوم کا یہ شعر بہان پر آ جاتا ہے۔

پیھوں میں اپنے سر کو کہ روؤں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساختہ رکھوں نوہ گر کو میں

تجھ سے ہوا آشکار بندہ مومن کا راز
اس کے دلوں کی تیش اس کی شبیوں کا گداز
اس کا مقام بلند، اس کا خیال عظیم
اس کا سرور، اس کا شوق، اس کا نیاز، اس کا ناز
ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
 غالب وکار آفریں، کارکشا، کارساز
خاکی نوری نہاد بندہ مولی صفات
ہر دو جہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز!
اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا ولغایت اس کی نگہ دل نواز
زم دم گفتگو، گرم دم جتو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل پاک باز
نقطہ پرکار حق مرد خدا کا یقین
اور یہ عالم تمام وہم ظلم و جزا!
عشق کی منزل ہے وہ عشق کا حاصل ہے وہ
حلقة آفاق میں گری محفل ہے وہ



قرآن پاک کا تاریخی اعجاز

للامہ سید سلیمان عدوی

یہاں بھی عقل و فلسفہ کی معطیات نکلتے آرائیوں
سے حق کرتارخ کے آئینہ میں واقعیت کا چہرہ
دیکھیں، قرآن پاک دنیا کی سب سے تاریک
سرز میں میں، سب سے جامل قوم پر اتراء جو علم و تمدن
سے عاری، دولت و شرودت سے خالی، سماں و اسلو
سے محروم اور ہر حرم کی دنیا وی اور مادی طاقت سے تجھی

دُنیا کے ہر پیغمبر نے اپنی امت کے سامنے مودودگانوں اور عقلی تکتے سنجیوں کا محتاج نہیں، یہ روز حیرت انگلیز میجرزے پیش کئے ہیں، حضرت نبوٰؐ کی روشن کی طرح واقعہ کی صورت میں ظاہر ہوا، اور دعا نے عالم کو غرقاب کر دیا، حضرت شعیب اور ہزار سال تک محمد و متواری واقعیت بن کر، دُنیا اور حضرت اولٹ کی دعاوں نے آتش فشاں پہاڑوں کے اہل دُنیا کے سامنے جلوہ گردہ۔

دہانوں سے آگ برسائی، حضرت موسیٰ کے معجزے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دین اور
نے فرعون کو بحر احمر کا طعمہ بنادیا، عصائی موسیٰ کی
کارفرمائی نے چنانوں کی چھاتی سے پانی کا دودھ
آخی صحیفہ لے کر، اور نبوت کی عمارت کی آخری
اینٹ بن کر، اس دنیا میں تشریف لائے، آپؐ کے

بھایا، اور بخارا ہر کے دو ملکے کے کردیئے، دم صیئی نے جنم کے انہوں کو بینا اور کوڑھیوں کو چنگا کیا، فرش والی، اور نہ کوئی نئی نبوت مبعوث ہونے والی تھی، اس موت کے سونے والوں کو جگایا، اور قبر کے مردوں کو لئے ضرورت تھی کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح آپ کا خاص معجزہ وقوعی اور عارضی نہ ہو، لیکن باذن اللہ کہہ کر جلایا۔

یہ واقعات دنیا میں پیش آئے، اور ختم جب تک اس دنیا میں آپؐ کی نبوت کا نور چلتا ہو گئے، برق کا شرارہ تھا، جودم کے دم میں چکا، اور رہے، اس کی روشنی بھی قائم رہے، چنانچہ وقیٰ اور بجھ گیا، لیکن ایک پیغمبر ایسا بھی آیا، جس کے حیرت عارضی مجنزوں کے علاوہ آپؐ واکی ایسا خاص مجزہ بخشا گیا، جو قیام قیامت تک قائم اور باقی رہنے والا انگیز مجزہ نے قوموں کو ہلاک کرنے کے بجائے ان کو حیات تو تازہ بخشی، پھر وہ کوموم، عقل کے اندھوں کو بینا، اور نئی آدم کی جمیعت کو غفلت و بے ہوشی کی نیند سے جگا کر ہشیار اور کفر و شرک کی ہلاکت سے بچا کر زندہ کیا، یہ حیرت انگیز واقعہ بھل کی چک کی طرح دفعہ ظاہر ہو کر غائب نہیں ہو گیا، یہ یہ بیقاہ، عصائے موٹی اور دم صیئی کی طرح اپنے امکان اور موقع میں فلسفیانہ

ایک صاحب عقیدہ قوم، وہ قوم جو خیر امت کھلاتی ہے، جس کا یہ عقیدہ ہے اور جو اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ اس پوری کائنات کا خالق اور مالک ایک ہی ذات ہے وہی اس قابل ہے کہ اس کے سامنے سر جھکایا جائے اسی کی عبادت کی جائے کہ اس عارضی زندگی کے بعد دوسری زندگی ہے جو کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے۔ اور وہاں اس مالک حقیقی کے سامنے پیشی ہوگی اور انسان کو اس کے اچھے یا بے عمل کا بدلہ ضرور ملے گا اس کا یہ عقیدہ اور یقین ہے کہ وہ جس دین و شریعت کو مانتا ہے، وہ خاندانی نظام، مردوں کے حقوق کی حفاظت و صیانت (بچاؤ) اور صالح معاشرہ کی تغیر کرتی ہے، یہ دین عزت و حرمت، امانت و عفت، مردوت و شجاعت، کرم و سخاوت اور تقویٰ و طہارت کا دین ہے یہ دنیا سے باطل کی ہر غلامی اور انسانوں کے ساتھ ہر نا انصافی کو مٹا کر رکھ دیتا ہے، اس میں شاہ و گدا، وزیر و فقیر اور اونچ نیچ کا احتیاز نہیں، اس کا نظام زکوٰۃ مال کے بارے میں متوازن نظریہ رکھتا ہے اور سرمایہ داروں کے مال کو بھی اللہ کی امانت اور غربیوں کا حق کہتا ہے اور فکر و عمل کی دنیا میں اس نے اپنے عقیدہ قوم کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے ابلیس کی جلس شوریٰ میں اقبال مرحوم نے اسی کو شعر کا جامعہ پہنانا کر اس طرح ادا کیا تھا اور قوم کو ہوشیار کیا تھا کہ وہ ان سازشوں سے چونا اور دور رہے نہ یہ کہاں کی مکاریوں کا خکار ہو۔

الخدر آئین پیغمبر سے سوبار الخدر

آفریس ناموس زن، مرد آزها مرد **حافظ**

نوع غلامی کے لیے سخام کا سخت

ز کار فخر و خاکار نے قسم رہ لشی!

لے لوئی صور و حافں سے بکر رہے ہیں۔
کے نیا نہ کہ آنونگا سے باک صاف

لہا ہے دولت لوہرا ودی سے پاں صاف
خون کیا اے کا نا میں امگ

نہیں کوئی دوست کا بناتا ہے اسی

س سے بڑھ کر اور کیا فلروں کا انقلاب

پادشاہوں کی نہیں اللہ کی ہے یہ زمیں

چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب

یہ غیرت ہے کہ خود مومن ہے محروم یقین

شوری کے عنوان سے اشعار کے سانچے میں اس لیے ڈھالا تھا کہ:

گے اور ان ابلیسی سازشوں کو سمجھے جس کے نتیجہ میں اس وقت دنیا ساری ایجاد

لک دوسرے سے رغہ اسے ہزار بھٹک دوں کی طرح ایک دوسرا سے کو مھاڑ کھا

لیک دوسرے پھر اڑے ہے یہ اور بیرونی سر ایک دوسرے و چار رہا

مسلمان بے یقینی کی غفلت سے جا گے اور ان ابلیسی سازشوں کو سمجھے جس کے نتیجہ میں اس وقت دنیا ساری ایجادات و سامان راحت و آرام کے باوجود جہنم زاری ہوئی ہے۔ انسان حیوانوں کی طرح ایک دوسرے پر غزار ہے ہیں اور بھیڑیوں کی طرح ایک دوسرے کو چھاڑ کھانے کو دوڑ رہے ہیں جس کا نمونہ علاقائی، ملکی

کاش! ہمارے علماء اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ اس حقیقت پر غور کرتے اور ان سازشوں کا شکار ہونے کے بجائے اپنی نسلوں کو اس سے بچانے کی فکر کرتے اور اس اقتباس کو جس سے ہم نے اپنی بات شروع کی ہے اپنی نظروں کے سامنے رکھتے اور ہمارے نوجوان بھی خواہ وہ دینی مدارس میں ہوں یا اسکولوں کا لجوں اور یونیورسٹیوں میں اپنے صاف ستھرے اور ہر آلو دگی سے پاک دین و نظہب اور اس کی پاکیزہ تعلیمات پر فخر کرتے اور اس کو اپناتے اور ایسے کردار کا نمونہ ہیش کرتے جس سے پستی اور گراوٹ، انسانیت سے دور بہت دور بکھلے اور بکے ہوئے لوگوں کو جن سے ہنی سکون و چین، اور محبت و مردودت، انسان دوستی اور پیار و محبت کی دولت چمن بکلی ہے، روشنی بختی اور انہیں سکون و چین کی زندگی لفیض ہوتی، اور ہم اپنا کروا رادا کرنے میں انسانیت کے محسن قرار پاتے۔

اور ہماری راہ کا نوں سے بھری ہوئی ہے، کم تکی کی بات ہے، بلند تکی کی بات یہ ہے کہ اگر راست آسان ہو تو آدمی کو شہر ہونے لگے اپنے بارے میں کہ مجھے اس قابل بھی سمجھا گیا کہ میں کسی مشکل پر چلوں، اگر زندگی ساری کی ساری سہولتوں سے بے بن ہوئی تو زندگی میں الحف نہ تباہ شاعر نے خوب کہا ہے۔

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حنفی مدوفی

۲۵ جولائی ۱۹۷۸ء کو مخاب پونوری لاہور میں اسلامی جمیعۃ الطالبین کے کمپ میں کی تقریر میں نے آپ کے سامنے سورہ کاف کی آیت پڑھی ہے جو مجھے بے اختیار بیا دی۔

آپ کا درب آپ سے مخاطب ہے

"إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ أَنْتُوا إِرْبَيْهُمْ" وہ ایسے نوجوان چاہئے کہ خدا نے ہم کو اس پل صراط کے لیے انتخاب کیا ہے اور اس راستے سے وہ ہم کو انعام دینا چاہتا ہے، حدیث میں آتا ہے کہ جب مصائب پر آکر وہ سرت ہوئی جس کو کسی ایسے دعوت کے خادم آیا ہے، فتنہ "عربی میں "فتی" کی جمع ہے (جمع انباتات ملنے لگیں) کے قیامت میں، تو وہ جنہوں نے لقت) اور "فتی" نوجوان کو کہتے ہیں، یہاں بہت سے یاد رسم کے ایسے استاد سے پوچھنا چاہئے جس سے الفاظ ہو سکتے ہے، لیکن "فتی" کا لفظ کو جوانوں پر اور طرت کے نوبہاروں پر اپنا خون جگر مشرک کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہو، اور جو ایسے مشکلات سے گزرے ہیں وہ تنہ کسی گے کہ کاش صرف کرنے کی اختیار کیا گیا "إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ أَنْتُوا إِرْبَيْهُمْ" وہ جو نوجوانوں کو دیکھنے کی تمنا کرتا ہو جن کے متعلق اقبال ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں اس قابل سمجھا، رب پران کا عقیدہ ملکم ہوا "إِذْنَهُمْ هُنَّى" آپ کے کرنے کا اور ہمارے کرنے کا جو کام ہے، وہ اگر کوئی طالب علم مختی ہے، اس نے واقعی پورے سال محنت کی ہے اور اپنا پورا کام کیا ہے، اگر امتحان کریں پھر اللہ تعالیٰ کی مدد آتی ہے، آپ قرآن میں پرچہ آسان آجائے تو پاناسر پیٹ لیتا ہے کہ میں خدا کے گھر میں ایک جگہ پر انتہے نوجوان، شریف میں دیکھتے ہیں "وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمْ قُرْآنًا مُّبِينًا" نے کس دن کے لیے محنت کی تھی، اور راتوں کی نیز وہ تمہاری قوت میں اپنی قوت کا اضافہ کرے گا، جنم کی تھی، اگر یہی پرچہ آنا تھا تو پہلے سے بتا دیا گیا نے ادا دے کیا ہو کروہ اسلام کی سر بلندی کے لیے کام ہوتا، اور اگر پرچہ مشکل آتا ہے تو مختی طالب علم سمجھتا کریں گے "إِنَّ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرُ مَنْ يَنْصُرُهُمُ اللَّهُ أَكْبَرُ" کہ دو کو گے تو اللہ تمہاری عد کرے گا، چنانچہ تھی صراط مستقیم پر چلتے رہیں گے۔

مختی طالب علم مختی ہے، لیکن کبھی اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار بھی پل صراط کی کل انتیار کر لیتی ہے کہ بال سے ہو جانے زیادہ باریک، تکوار سے زیادہ تیز، خدا کا شکر ادا کرنا یہ لگوہ کرنا کہ ہمیں بہت نازک زمانہ ملا ہے "أُوْفِ بِعَهْدِكُمْ" اے یعقوب کی اولاد! میری

علوم اختراع ہوئے، بھیٹے علوم نے روشن تازہ آزادی ہی بھیکوں کی جڑیں ہیں اور اس راہ میں ہر قوم نصیب نہیں ہوا تھا، اس نے دنیا کی شہنشاہی کا تاج پائی، اور ان کی برقی اور بحری تجارتیوں نے دنیا کی کجھی کی جدوجہد، زحمت کشی و محنت ایسا رقبا بیانی اصلی افس کی دنیوں پر بقاعدہ کر لیا۔

عرب و عجم، برک و دبلم، جس و زمک، ہندو اور سب سے مادراء اور مادیات سے ہٹ کر انسانی اخلاق و آداب نے اپنی قرآن کی تعلیم نے مسلمانوں کو اللہ کے ایک آستانہ قدر کے سوا وہدیت سے محیل کا درجہ پایا، عدل و انصاف اور نے فخر کا پرچم ما تھیں میں لیا، بخت شانی اپنے دیا، خدا نے قادری قدرت کے سوا ہر قدرت سے وہ اخوت و مساوات کے سبق از بر ہوئے، اور الہ دونوں پاؤں کے پیچے بچھایا، اور حکومت کا تاج اپنے جہاں کی آنکھوں کو وہ منظر دکھایا، جس کو آغاز ہے نیاز اور ہر قوت سے وہ بے پرواہ ہو گئے، انہوں آفرینش سے آج تک انہوں نے کبھی نہیں دیکھا جاتا تھا، بلکہ سے کون واقع تھا، غور و جعل و قتل کس تھا، مغرب کی قوموں کو مشرق سے اور مشرق کی شہر میں تھے، کہ دس گھنی میں تھے، خوارز مشاہی، بستیوں کو مغرب سے ملا دیا، اور یہ سب کچھ اس ایسا کی اور مصر کے بحری سماں ایک اور ہندوستان کے ترکی غلاموں کی حیثیت کی تھی، اور مٹھی بھر آوارہ گروہ کے قبیلہ کا سردار عثمان خاں جس کی اولاد نے ساتھ ہر رشتہ و محبت کو توڑ کر صرف خدا سے اپنا رشتہ پورپ، ایشا اور افریقہ دنیا کے تین براعظموں پر چھ سو برس تک حکومت کی، اسلام سے پہلے کیا تھا، مگر جو شہنشودی کو شکر کر دیا، تو انہوں نے خوش ہوا، اور اپنی باطل پرستی کے ہر طسم کو توڑ دیا، یعنی کے خوش ہونے اپنی عقیدت کا سر قرآن کے آگے جو کل مسماں کردے، ستارہ پرستی کا چانغ مگل قرآن نے اللہ والوں کی جماعت پیدا کی، جو کر دیا، انسانی جانوں کی قربانی موقوف کر دی، و خنزیہ جو دین جھکادیں۔

عربوں کا تمدن کیا تھا، افریقہ کے دشیوں کا رہبہ کیا تھا، بردہ کی بردیت کی داستانوں سے کون دیا ہو تو کو عزت، غلاموں کو آزادی اور غریبوں کو بشارت دی، اور سب کے لئے صرف ایک ایمان اور آگاہ نہ تھا، ترک و ہناری کی دنیگی کے واقعات سے کس کے کان آشنا نہ تھے، مگر دیکھو کہ جب عمل صاحب کو ہر قوم کی ترقیوں اور سعادتوں کا از بینہ بتایا، اور بتایا کہ انسانی سعادت کی شاہراہ غاروں، اس کے حکموں کو ماں اور عمل کرو، پھر دیکھو کہ تم کیا ہاتھوں سے عظیم الشان سلطنتوں کی بنیادیں پڑیں، یہے یہے متدن شہر آباد ہوئے، علوم شہروں، بیازاروں، مجموعوں، اور انسانی بھیٹ بھائز کے وغون کے درس گاہیں بھیلیں، اور تمدن و تہذیب کے اندر سے گذری ہے، حق کی صرفت، انسانوں کی بھلائی، قیمتوں کی سرپرستی، غریبوں کی امداد، گروہوں نے فخر اور آثار خود اور ہونے لگے، فلق و عقل کی جلوہ آرائی ہوئی، علم و فن نے ترقی کی، میمدوں سے کی دیکھیری، مظلوموں کی فریاد رہی اور غلاموں کی

والسلام علی من اتبع الهدی

☆☆☆

نعت کو یاد کرو، اور میرے عہد کو تم وفا کرو، تمہارے
عہد کو میں وفا کروں گا۔

تمہارے عہد کو تم وفا کرو، تمہارے
عہد کو میں وفا کروں گا۔

بند کرتا ہے، یہ ہے صحیح طریقہ سنت نبوی۔
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ
مسئلہ دبوبیت کا تھا
میں نے آپ کے سامنے آیت پڑی کہ اللہ
تبلیغ سے توجہ میں مسٹر ہونے لگے، تاریخ کے
پرست حکومت تھی، جب یہ دایی دہان پہنچنے تو ان کی
ذکایت کی گئی کہ پانی نہیں ہے، آپ اللہ سے دعا
تھا، حکومت وقت نے غذا میں سامان اور معاشی
کر رکھتے تھے، اور پانی آسان سے برس کرنا تھا، لیکن
بہت سے ادوار میں ایسا نظر آتا ہے کہ توجہ میں پہلے
متاثر ہوئے ہیں، اس لیے کہ زیادہ عمر رکھنے والے
اسکل پر قبضہ کر رکھا تھا، وہ غل دے تو لوگوں کو غله
آپ فرماتے ہیں کہ جو پانی پانی ہے لے آؤ، پانی
معزرا لوگوں کے ساتھ بہت سے وزن بندھے ہوتے
ہیں، وہ لوگوں کو ملاز میں دے تو لوگوں کو ملاز میں
جب آتا ہے تو اس میں اگلٹ مبارک ڈال دیتے
ہیں تو وہ اعلیٰ لگتا ہے، آپ سے عرض کیا گیا کہ
مشکل ہوتی ہے، اور کسی وادی گلزار، لیکن بہت سے
یہ واقعہ ہے کہ حکومت کسی بھی یہ کرنی چیز کی وجہ
کرتی ہیں، کسی بھی یہ بھی ہیں کہ کوڑے سے دب جائے
تجربہ کاروں کا کہنا ہے کہ وادی گلزار، وادی پر خار
کرتی ہیں، کسی بھی یہ بھی ہیں کہ کوڑے سے دب جائے
کا، تو کوڑے دھواں گزار ہے، ترغیبات، تربیبات،
سے زیادہ دشوار گزار ہے، ترغیبات، تربیبات،
اور ترغیبات کے مقابلہ میں زیادہ موثر ہوتی ہیں،
کہ کوڑے سے نہیں دے گا، توڑے سے دبے گا
اور ترغیبات کے مقابلہ میں زیادہ موثر ہوتی ہیں،
آپ کو شاید معلوم ہو گا کہ امام احمد بن حنبل کو ایک
منزل وہ پیش کرتی ہیں، یہ منزل پڑی سخت ہوتی
ہے، بعض مرتبہ آدمی اس طرح نہیں بھلکا، لیکن ماں
ہماری قوم کے لوگ بڑے اجتنبی سمجھدے لوگ معلوم
ہوتے ہیں، بڑے باوقار لوگ ہیں، تجربہ کار ہیں،
بپ کے اصرار پر جھک جاتا ہے، ان کے والدین
پران کو جبور کرنا چاہا اور چاہا کہ اس مسئلہ پر اپنے دھنخط
کر دیں، انہوں نے انکار کیا تو مقصنم نے ان
سے جو دربار سے متعلق تھے، مختلف عہدوں پر فائز
کوڑا یا، دھمکایا، وہ نہیں مانے تو ان کو دربار میں بلا یا
کوڑا یا، دھمکایا، وہ نہیں مانے تو ان کو سمجھا، وہ کسی چکر میں
اور کہا کہ احمد تم اگر میری بات مان لو گے تو میرے ولی
مستقبل ہیاں ہیں، تمہارے بعد آخر کون ہو گا؟
عہد کی طرح میرے محبوب و مقرب بن جاؤ گے
اور اس جگہ پر بیٹھو گے، انہوں نے کہا،
کام نہیں چلا تو ان کو دھمکا شروع کیا، اور ان کو پڑھا
امیر المؤمنین! کتاب و سنت سے کوئی دلیل لایے
تو میں اس کو مان لوں، وہ جھنجڑایا اور اس نے جلا
کو حکم دیا اور اس نے ایک کوڑا پوری طاقت کے
ساتھ مارا، جلا دکھاتا ہے کہ واللہ وہ کوڑا اگر ہاتھ پر پڑتا
ہم نے ان کی دلوں کو قوہام لیا
مخفیم ہوتا چاہے، بہت بصیرت کے ساتھ، قوت
تو وہ چکھا زار کر بھاگ جاتا، لیکن وہ برابر کوڑے
دلوں کو مغلوب کر دیا، ہم نے ان کے دلوں کو قوہام لیا،
کے ساتھ، ہمارا ایمان اللہ پر، اس کی صفات پر محفوظ
کھاتے رہے۔
اس کے بعد ایک دوسرا دو آیا جب مقصنم کا
باندھ دیا، اس لیے کہ جب کوئی چیز کھلی ہوتی ہے،
انتقال ہو گی اور اس کا بینا متکل تخت پر بیٹھا، اس نے
تو ہوا کے جھوکے سے اڑ جاتی ہے، کسی چیز سے
ساتھ، اور اگر ہم عوای مسلمان ہیں تو بھی پوری
حدادت کے ساتھ ہمارا ایمان خدا پر قائم ہو
جگ کے مطابق مفہوم کی ترتیب کی، جیسے ایک فوج

میں تو وہ اعلیٰ لگتا ہے، آپ سے عرض کیا گیا کہ
کھانے کو کچھ نہیں ہے، آپ نے فرمایا کہ جو کچھ ہے
رب، یعنی گھی "امنو ابر بهم" لیکن وہ اپنے حقیقی
لیکن اگر کسی کے ساتھ بوجھ پتھر بندھے ہوں، پکھ
لے آؤ، سوکھی بکھریں، نیک روشنی اور بوجو غیرہ
رب پر ایمان لائے کہ ہمارا پائیتے والا، ہمیں غذا
سامان بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے اپنی زبان سے یہ بات
لگ لائے، تھوڑا ساز خیرہ تھا، آپ (صلی اللہ علیہ
 وسلم) نے دعا کی، ہاتھ لگایا اور وہ بڑھ گیا،
والا، ہمیں عزت دینے والا، وہ کوئی اور ہے، وہ مالک
ہی جلدی منزل طے کرتا ہے۔

سبک سار مردم سبک ترور و
حضرت علی کی طرح یہ دعا بھی کر سکتا تھا کہ "رَبْ
خاندان، رویاں، بادشاہ اور حکمرانوں سے
أَتِّلْ عَلَيْتَ أَنِيلَةً مِنَ السُّنَّةِ" مگر چونکہ
ہدایت میں اضافہ کیا، اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کا
تھریخ اور رسم و رواج کے پتھر معمرا لوگوں کی راہ میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اذات ہے، اور اس کی صرفت
اودار سے گزرا تھا، اس امت کو اندر وطنی طاقت
حائل نہیں ہوتے، رکاوٹ نہیں بنتے، نیاخون، نی عمر،
اوہ عزم و ارادہ سے کام لیتا تھا، اس لیے اس کی تعلیم
نیا جوش، نئی امگیں، نئے حوصلے تھے، ایک آوازان
دی گئی، یہ عہد ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کا نہیں ہے، یہ عہد
کتب خانہ کے علمی ذخیرہ سے نہیں ملا کرتی، ہدایت
کی نسبت اپنی طرف کی ہے، اس لیے امت
کی کام کا بے، جدد و جدد اور کوش کا ہے، اس لیے امت
کی نسبت اپنی طرف کی ہے، اس لیے امت
عمران میں آیا ہے "رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيَيْنَادِيَ
إِنَّا نَخَطَبُكَ كَمِيلَةً" پر ووگار ہمارے
ہم اس میں اضافہ کریں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ
کیا ہے "زدنا هم هدی" ہم نے ان کی ہدایت میں
وسلم کے مجرمات کوئی اسی طرح پیش کیا گیا ہے،
اضافہ کیا تو وہ کہیں سے کہیں بھی گئے، اللہ کے سامنے
ایک آواز پڑی، ایک منادی حق نے کہا اپنے رب پر
سر جھکایا، اس سے مانگنا شروع کیا، اس کی صرفت پر
بدھیں کھڑا کر دیا، آپ پہ بھی کر سکتے تھے کہ پھونک
محنت کی، اس کی صفات غالیا اور اس اسے جسمی کی صرفت
مادریت، نکل پھیل دیتے، لیکن آپ مدینے سے پہلے
ذہن حاصل کرنے میں انہوں نے غور فکر سے کام لیا
کرائے، مدینے سے پدر کا فاحصلہ تراہی میں کے
تو ہم نے ان کی ہدایت کوہیں سے کہیں پہنچا دیا۔
نوجوانوں کا جذبہ عمل
کوکوئی درجیں لگی ایمان لانے میں۔

وادی گلزار، وادی پر خار
ہدایت کی، یہ اپنے ساتھ پکھڑا دوڑا لے گئے تھے، دلوں کو باندھ دکھا، وہ ادھر ادھر پڑے جلنے شایاں ہے
اب وہ دادیاں آئیں جو دعویٰ کے میدان
ستویا اسی طرح کی کوئی اور چیز، جب کھانے کا وقت
میں آتی ہیں، اور وہ وہ طرح کی ہوتی ہیں، ایک وادی
کھڑے ہوتے اور انہوں نے کہا کہ ہمارا رب وہی
پر خار اور ایک وادی گلزار، وادی پر خار تو یہ ہے کہ
کھڑے ہوتے، بعد میں متکل نے اشرافوں کے قوڑے
راستہ میں کائنے بچھے ہوں، بلکہ انہارے بچھے ہوں،
بھیجنے شروع کئے تو ان کے صاحبو اسے بیان کرتے
اوہ وادی گلزار یہ ہے کہ ترغیبات، ترقی کرنے کے
بیان کے اندر ایک عزم پیدا ہو گیا، انہوں نے
زیادہ متکل کے قوڑے میرے لیے امتحان کا سبب
موقع، اتحادات، بڑی بڑی آسامیاں، بڑے
اعلان کیا کہ ہمارا پروردگار ہے، جو آسان وہیں کا
بڑے مجدد ہے، یہ وادی گلزار ہے، کبھی وادی پر خار
ہیں۔

یہ واقعہ ہے کہ حکومت کسی بھی یہ کرنی چیز کی وجہ
کرتی ہیں، کسی بھی یہ بھی ہیں کہ کوڑے سے دب جائے
تجربہ کاروں کا کہنا ہے کہ وادی گلزار، وادی پر خار
کرتی ہیں، کسی بھی یہ بھی ہیں کہ کوڑے سے دب جائے
گا، تو کوڑے دشوار گزار ہے، ترغیبات، تربیبات،
سے زیادہ دشوار گزار ہے، ترغیبات، تربیبات،
اور ترغیبات کے مقابلہ میں زیادہ موثر ہوتی ہیں،
کہ کوڑے سے نہیں دے گا، توڑے سے دبے گا
اور ترغیبات کے مقابلہ میں زیادہ موثر ہوتی ہیں،
ہو گی "هُدُلُاءَ قُوْمًا اتَّخَلُوا مِنْ دُونِهِ الْهَمَّ" یہ
آپ کو شاید معلوم ہو گا کہ امام احمد بن حنبل کوایک
منزل وہ پیش کرتی ہیں، یہ منزل پڑی سخت ہوتی
ہے، بعض مرتبہ آدمی اس طرح نہیں بھلکا، لیکن ماں
ہماری قوم کے لوگ بڑے اجتنبی سمجھدے لوگ معلوم
ہوتے ہیں، بڑے باوقار لوگ ہیں، تجربہ کار ہیں،
پران کو جبور کرنا چاہا اور چاہا کہ اس مسئلہ پر اپنے دھنخط
کر دیں، انہوں نے انکار کیا تو مقصنم نے ان
سے جو دربار سے متعلق تھے، مختلف عہدوں پر فائز
کوڑا یا، دھمکایا، وہ نہیں مانے تو ان کو سمجھا، وہ کسی چکر میں
اور کہا کہ احمد تم اگر میری بات مان لو گے تو میرے ولی
مستقبل ہیاں ہیں، تمہارے بعد آخر کون ہو گا؟
عہد کی طرح میرے محبوب و مقرب بن جاؤ گے
اور اس جگہ پر بیٹھو گے، انہوں نے کہا،
کام نہیں چلا تو ان کو دھمکا شروع کیا، اور ان کو پڑھا
قینن ہائیں

امیر المؤمنین! کتاب و سنت سے کوئی دلیل لایے
تو میں اس کو مان لوں، وہ جھنجڑایا اور اس نے جلا
کو حکم دیا اور اس نے ایک کوڑا پوری طاقت کے
ساتھ مارا، جلا دکھاتا ہے کہ واللہ وہ کوڑا اگر ہاتھ پر پڑتا
ہم نے ان کی دلوں کو قوہام لیا
مخفیم ہوتا چاہے، بہت بصیرت کے ساتھ، قوت
تو وہ چکھا زار کر بھاگ جاتا، لیکن وہ برابر کوڑے
دلوں کو مغلوب کر دیا، ہم نے ان کے دلوں کو قوہام لیا،
کے ساتھ، ہمارا ایمان اللہ پر، اس کی صفات پر محفوظ
کھاتے رہے۔
اس کے بعد ایک دوسرا دو آیا جب مقصنم کا
باندھ دیا، اس لیے کہ جب کوئی چیز کھلی ہوتی ہے،
انتقال ہو گی اور اس کا بینا متکل تخت پر بیٹھا، اس نے
تو ہوا کے جھوکے سے اڑ جاتی ہے، کسی چیز سے
ساتھ، اور اگر ہم عوای مسلمان ہیں تو بھی پوری
حدادت کے ساتھ ہمارا ایمان خدا پر قائم ہو

ایک با مقصد زندگی کی حامل خاتون

حضرت مولانا سید محمد رابع حنفی ندوی

حمد و صلاۃ کے بعد حضرت مولانا نے فرمایا:
محترم حضرات اور خواتین! ہمیرے لئے
سعادت کی بات ہے کہ میں یہاں حاضر ہو،
حضرت مجتبی اللہ مولانا شاہ ابرار الحنفی صاحب رحمۃ
اللہ علیہ نے یہاں سے دور دور تک تعلیم قرآن مجید،
اصلاح و عقائد اور احیائے سنت کا جو کام شروع کیا
اور اس کا تحکیم عطا کرنے کے لیے انہیں نے
خصوصی طور پر ایک محیاری بورس قائم کیا تھا کہ اس
حضرت مولانا ابرار الحنفی رحمۃ اللہ علیہ کی الہمہ محترمہ کی وفات پر
ناظم ندوۃ العلماء حضرت مولانا سید محمد رابع حنفی ندوی مدظلہ کا تعریفی خطاب
۲۷ ربیع دے کر وفاة الحنفی کے تحت جگ جگ مکاتب
قائم کئے، اور تربیت و اصلاح کا ایک مفہوم نظام
قائم کیا اس میں ان کو اپنی الہمہ صاحب کے مشوروں
ندوۃ العلماء میں تقویت ملی تھی، وہ یوں خوبیوں کی
لیے تشریف لے گئے، اور پسمندگان کی خواہش برائیک جامع اور یہ مفرغ خطاب بھی فرمایا جو جنہیں
کیا جا رہا ہے، حضرت مولانا کی الہمہ محترمہ ایک اعمال، اور اعلیٰ دینی کردار کی حامل خاتون تھیں جنہیں نے
دنی کی تقویت کے کاموں میں جس طرح حضرت مولانا ابرار الحنفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ساتھ دیا، اس کی
مشائیں کم ملتی ہیں، وہ حضرت سے چھ سال چھوٹی تھیں اور حضرت مولانا کے انتقال کے چار سال بعد وہ بھی
اور ذمہ داری بھی لیکن کسی کو بھی شرہ بہنا نہیں ہے،
وقات پا گئیں، چونکہ ان کا ساتھ ارتھانہ ممکنی میں پیش آیا اس لیے وہنہ تین بھی عمل میں آئی، ان کو مدمرے
کے طور پر اس تذہب اور حضرت مولانا ابرار الحنفی صاحب کا حلقوں اور استرشاد ای جان کے نام سے مادکتا
تھا، ان کی شفقت و محبت کا اثر تھا جس کا برداشت انہیوں نے اپنے چھبوتوں کے ساتھ بھی شرہ کر دیا، ان کے ایک
صاہزادے حافظ اشرف الحنفی صاحب مر جو جوانی میں انتقال کر گئے تھے، انہیوں نے اس حدادشو
جس صریح استقامت کے ساتھ برداشت کیا تھا یہ انہی کا حصہ تھا، پسمندگان میں صرف ایک صاہزادی
الہمہ محترمہ حضرت حکیم کلام اللہ صاحب مدظلہ ہیں انہیوں نے پہلے اپنے عظیم والد اور اب اپنی مشق والدہ کا تم
فران جس تعلیم و رضا کے ساتھ برداشت کیا، اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا، مر جوں کا حلقوں کے ساتھ تھا
کہ طور پر ہر ای جاری ہے۔

اس موقع دیکھ کر آخرت کی طرف بالیتا ہے اور اصل عالم
والدخان بہادر ڈاکٹر احمد علی شاہ صاحب حکیم الامم مولانا اشرف علی صاحب تھا تو میں خصوصی تعلیم رکھتے
تھے اور اسی خصوصیت کی بیان حضرت حکیم الامم علیہ الرحمہ نے پیر شرطے کرایا اور خود نکاح پڑھا تھا۔
حضرت مولانا مدظلہ کا تعریفی خطاب ان کی نظر ہانی کے بعد پچھے ترجمہ و اضافے کے ساتھ نذر قارئین
کیا جا رہا ہے، قدیم نصاب کی حمایت میں جو سب و خلافت کے بادل چھتے
ہے اس موقع پر افراد خاندان کے علاوہ حضرت مولانا قاری امیر حسن صاحب مدظلہ اور دیگر حضرات بھی
اہل حق "اپنی جان" کہتے ہیں، ان کی حضرت

(ادارہ) موجود تھے۔

الله، الہ دل، الہ علم و معرفت اسی نصاب سے یہاں زیادہ ایسے مدارس ہیں جہاں ندوہ کا نصاب پڑھایا
جاتا ہے، پاکستان، بنگلہ دیش سے آگے ملیر یا
سلمان ہنسی ندوی نے اصول حدیث پر جو کتابیں لکھی ہوئے۔
حالگہ یہ ایک خطہ کام مخالف ہے، وہ مدارس قائم ہو رہے ہیں۔
حضرت نفس ذکر اپنے خاندانی ماحول، بزرگان
یہ ذکر ہم کسی فتح منداش جذبے سے نہیں کر رہے
سلسلہ کی تربیت، الہ اللہ صحت اور ذکر و ریاست
یہیں بلکہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی خدمات کو
کی وجہ سے اس پایہ پر پہنچنے تھے، اس نصاب کی
تیز کرنے اور بڑھانے کا یہ موقع اللہ تعالیٰ کی طرف
و قوت ان سے بڑھ گئی کہ ان کے عہد میں بھی نصاب
سے مل رہا ہے، اور جلوگ اصلاح نصاب کی
جاری تھا، مگر ان کا قدیم صفات ہونا اس نصاب کا
تیار کروی۔ اور اس طرح کے علمی کام جاری ہیں۔
نیچے نہیں تھا، چونکہ اس جماعت میں وہ حضرات بھی
مولانا ولی اللہ ندوی حال استاذ حدیث "قرع
جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض رأس الخیر
امارات" کی کتاب "نبوات الرسول" قابل ذکر
امداد اللہ ہمہ جو کہی، یا ایسی بھی
ندوہ نے اس خط مستقيم پر اپنا سفر جاری رکھا
اور اپنے نصاب تعلیم کو ہر مرحلہ پر جانچتا اور اس کی
ازادیت کا جائزہ لیتا رہا، یہاں تک کہ اس نے ادب
عربی کا کامل نصاب تیار کیا اور اس کو مقبولیت حاصل
ہوئی، عرب علماء و مفتکرین اور فی و دری کتابوں کے
مصنفوں نے اس کی حسینی نہیں بلکہ اپنے یہاں
ان کو داخل نصاب کرنے کی سفارش کی، ایک زمان تھا
کہ ہم صدر کی ریڈریں ابتدائی اور متوسط درجات کے
لیے قبول کرنے پر مجبور تھے، آج دہلی ہماری
ریڈریں اور نہیں مجھے مقبول ہو رہے ہیں، یہ
بات تعلیم و تفاخر کے جذبے سے نہیں بلکہ تجدید ثابت
اصلاح نصاب کی دعوت کی
اس ملک میں اب تک اصلاح نصاب کی
خلافت کی گئی، اور اب اس کی افادیت تعلیم کی
جا رہی ہے کہ زبان سے نام نہیں کیا جاتا مگر عمل تعلیم
بلندی ہو رہی ہے، عناد
کیا جا رہا ہے، قدیم نصاب کی حمایت میں جو سب
و خلافت کے بادل چھتے
ہے یہی اور قوی و لیل تھی وہ یہ کہ فلاں فلاں الہ
رہے ہیں، اس وقت موسے

اصلاح نصاب کی دعوت کی خلافت کی گئی، اور اب اس کی افادیت تعلیم کی جا رہی ہے کہ زبان سے نام نہیں کیا جاتا مگر عمل تعلیم بلندی ہو رہی ہے، عناد کیا جا رہا ہے، قدیم نصاب کی حمایت میں جو سب و خلافت کے بادل چھتے ہے یہی اور قوی و لیل تھی وہ یہ کہ فلاں فلاں الہ رہے ہیں، اس وقت موسے
۱- مختارات (اول)
RS. 60/-
۲- مختارات (دوم)
RS. 60/-
۳- منتشرات
از مولانا سید محمد رابع حنفی ندوی
RS. 60/-
۵- الادب العربي
از مولانا سید محمد رابع حنفی ندوی
RS. 60/-
۵- الفقہ الامیر
از مولانا شفیق الرحمن ندوی
RS. 60/-
ناشر: مجلس صحافت و نشریات
ندوۃ العلماء شیگور مارگ، لاکھنؤ

خواتین اسلام

مولانا عبدالرحمٰن بخاری مددوی

کے گئے ہیں جن سے ان کی نبوت کا پہلے چلایا ہے، اور جنکے ان کی عدم نبوت پر کوئی نص صریح موجود نہیں ہے، اور قرآن نیز بعض انصوص سے اس کی طرف اشارہ ہوتا ہے، اس لیے یہ دعویٰ صحیح ہے کہ عورت منصب نبوت سے بھی شرف یا بھی خوشی ہے۔

بعض لوگ ایک اور استدلال پیش کرتے ہیں کہ عقائد عقل پر ایک بہت بڑی دلیل یہ بھی قائم کی موجود ہیں جن سے آپ کی نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ عورتیں چونکہ ناقص اعقل ہیں اسی لیے شارع نے جاتی ہے کہ ان کو منصب نبوت سے محروم رکھا ایک مقام پر ارشاد ہے: ان کو حکومت سے محروم رکھا، اس دعویٰ پر یہ حدیث گیا ہے، یہ خیال اب اس قدر عام ہو گیا ہے کہ شاید "اذْفَلَتِ النَّسِيْكَةُ بِمَا مُرِيَّهُ اللَّهُ أَسْتَدَلَّاً لِأَيْشِلَّ" کی جاتی ہے: "لَنْ يَفْلُحْ قَوْمٌ بِمَنْ فَيَمْدُدُ إِلَيْهِنْسُ بَحْرٍ إِلَيْهِنْ جَاهِلٍ لَهُ كَوْلُ أَمْرِهِنْ اَمْرَأَةٌ" (وَهُوَمُكْبِي فَلَاحٍ يَابْنِيں ہو سکتی ہے بھی عورتوں کی نبوت کا تصور کر سکے، واقعی یہے اصطافاً وَطَهْرَةً وَاضْطَفَافاً عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ" جس نے اپنا والی ایک حورت کو بنایا) یہ ایک حدیث کا مکارا ہے، پوری حدیث دیکھنے سے واقعیت معلوم برگزیدہ مطہیا، پاک کیا اور تمام عالم کی عورتوں پر ترجیح دی) ہوتی ہے، نسائی میں یہ روایت ان الفاظ میں مذکور "اصطافی" (برگزیدہ کرنا) کا لفظ اکثر انجیاء کے حد میں میں علامہ ابن حزم ہمارے اس خیال کے لیے مستقبل ہوا ہے، ایک درسے موقع پر جب مذکور ہے: "عن ابی بکرۃ قال: عصمنی اللہ بشنى موید ہیں، جو نہ صرف علوم دینی (فقہ و حدیث) کے حضرت مریم اپنے مکان کے گوش میں حصل کے لیے سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زبردست ماہر تھے بلکہ فلسفہ و مقولات کے بھی کمیں، اور انہیں ایک صورت نظر آئی، جب انہوں نے اعتراض کیا تو اس نے (فرشتے) جواب بتہ، قال: "لَنْ يَفْلُحْ قَوْمٌ وَلَوْا أَمْرَهُمْ اَمْرَأَةٌ" خدا کی طرف سے جو لوگ حقوق کی پدایت کے میں کہا: "إِنَّمَا أَنْزَلْنَا عَلَى مَرْيَمَ" (میں ترے رب یہ حقیقت میں اس عظیم الشان فتح کی پیشیں لیے متین ہوتے ہیں، ان کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ کافرستادہ ہوں، کیا اس نوعیت سے فرشتے عام حقوق کوئی تمیٰز جو مسلمانوں کو ملک ایران میں حاصل ہوئے والی تھی، ورنہ اگر بعض عورتوں کو حکومت سے ہوئی ہیں، انہیں اصطلاح میں رسول کہا جاتا ہے، "إِنَّمَا رُزِّحَنَا" (ہم نے ان کے پاس اپنی روح حرمود کرنا تھا تو نو شرداں کے جانشین کے متعلق آپ (جریک) کو بھیجا) کیا یہ تصریحات ایسا نبوت کے کیوں سوال فرماتے؟!!

عورتوں میں نبوت
یہ ایک عجیب و غریب مسئلہ ہے اور اس لیے دے جاتے تھے، یہ لوگ نبی کہلاتے ہیں، اور اپنے زیادہ دلچسپ ہے کہ عام طور پر اس کا انکار کیا جاتا باسق رسول کے پابند ہوتے ہیں، قرآن مجید میں اکثر انبیاء کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ان کے متعلق ہے، لیکن ہم اس کا اثبات کرنا چاہتے ہیں، عورتوں بعض عورتوں کے متعلق اس قسم کے الفاظ استعمال ارشاد ہے: "وَإِذْ كَرْفَى الْكَابَ" (کتاب

گزری اس میں انہوں نے بڑے خیر کے کام کئے، چجھے بھی بند نہ کریں؟ فرمایا یہ سب قضا و قدر کی لیے حقیقی اور عارضی ہوتی ہے، اور ایک با مقصد زندگی گزاری اور دین کے کام میں کسی کو دم مارنے کا چارہ پھرسن کو تعمیہ ہو جاتا ہے۔ اللہ نے ان کو جو مقام دیا ہو گا وہ ان کے نیک اہم اراثت صاحب کے لیے وہ تقویت کا خصوصی اپنا کام بنتا کردا۔ ذریعہ فتنی تھی اور اپنی ای خصوصیت یعنی سب کے ساتھ ہمدردی، شفقت و رعایت کی صفات کے ساتھ دنیا سے تشریف لے گئی، انہوں نے ام المؤمنین حضرت خدیجہ اکبری رضی اللہ عنہا کی سنت زندگی کی، اللہ کی رضا کے معاملات میں ام المؤمنین حضرت خدیجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وحیات کوئی برا مسئلہ نہیں ہوتا، حضرت مادی جان نے عطا فرمائے۔ جن خوبیوں کو اپناتے ہوئے زندگی گزاری اور انہی حضرت مولانا ابرار الحنفی کے ساتھ گزارتے ہوئے پر دنیا سے گئیں ان خوبیوں کو اختیار کرنے کی ہماری عورتوں کو کوشش کرنی چاہئے۔

ہمارے خاندان حنفی مقام تکیہ کاں کے بڑے بزرگ حضرت شاہ علم اللہ حنفیؒ جو حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ حضرت سید آدم بنوریؒ کے ممتاز خلفاء میں اس کا فائدہ ان کے پسمندگان کو یہ بچتا ہے، یہ فائدہ خاندان کے موجودہ لوگوں کو ملے گا، ایک بڑی ذمہ داری موجودہ لوگوں کی یہ بیان ہے کہ وہ رات میں کسی کو اطلاع نہیں کی جس ہوئی تو تماز کے بعد خلاف معمول مصلی سے اٹھ کر دروازے تک آئی، اور حمام خام میں سے ایک کو بلا کفر فرمایا، میاں ابوحنینہ کا انتقال ہو گیا، جمیں و علیم کا انتظام کرنا چاہئے، اسی دن دن کرنے کے بعد متوجہ، وکر فرمایا، الحمد للہ میاں ابوحنینہ اس دنیا رخ ہے، ایسے حادثات پر رخ منوع نہیں ہے پر رخ سے دولت ایمان کے ساتھ گئے اور صاحبزادہ کے ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہونے پر خوشی کا پھر وہاں اللہ تعالیٰ کا فضل ہونا ہے اور وہاں ساتھ پسمندگان کو صبر حبیل عطا فرمائے۔

تاریخین تحریر حیات سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

☆☆☆

دعائے مغفرت

پیام انسانیت کے جزل سکریٹری جناب انس پختی صاحب کے بڑے بھائی جیل احمد پختی (عمر ۲۷ سال) مختصر غلالات کے بعد اس دارفانی سے کوچ کر گئے۔ انا اللہ وانا الی راجعون

مرحوم حضرت مولانا علی میاں سے بیعت تھے، دیندار، مقنی، پرہیزگار اور فماز و تلاوت کے ضرورت ہے۔ ان کی وفات سے جورنی پیوں چاہے وہ فطری ایمانداری اور امانت داری کے وصف کو ہمیشہ قائم رکھا۔ پسمندگان میں دوسری، چاریشیاں، نواسے نوایاں اور پوتے پوتیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسمندگان کو صبر حبیل عطا فرمائے۔

تاریخین تحریر حیات سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

☆☆☆

بھرے مجھ میں ایسا محالہ کیا کہ جیسے کوار اور دیہاتی لوگ اپنے حمال کے ساتھ کرتے ہیں مگر حضرت کی زبان سے ٹکایت کا ایک لفظ نہ تکال، کہنے والے نج اور متنی بر حقیقت بات کیا ہے کہ۔

سالک را مجت کا خدا خاطر ہے
اس میں دوچار بہت سخت مقام آتے ہیں
حضرت نے جس علم و صبر، اور سعیت طرفی
کی مثال پیش کی اس پر بجا طور پر کیا جاسکتا ہے کہ۔

ہمارے بعد کوئی آبل پا پھر نہ آئے گا
رہے گی خلک کا نہ کی زبان جب ہمیں ہوں گے
حضرت فرماتے ہیں کہ تصوف تحمل فرار نہیں
ابنلہ، و آزمائش

و حضرت کوئی اس اعتلاء و آزمائش کے سے جو بہت قرب رہتے اور حضرت ان پر بہت
ہے جانگلدار حالات سے گزرا پڑا، رقم سطور اعتماد کرتے تھے، پوچھتے کہ بھی فلاں صاحب کے
حضرت پرانی حکیم کتاب کے درجہ اول میں پارے میں ہماری طرف سے کوئی زیادتی تو نہیں
شروع کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہم

اور تاویں نہیں ہو سکتی کہ اس فرمائی ہی سے حضرت
ایک دن ایک نوجوان آئے جو کسی حیثیت کے
ذمہ دار تھے، حضرت کے پہلو میں اس طرح پیش
کے تعلق رہا اور پورے ۲۵ سال گزر گئے اس مدت
میں حضرت پر حاصدین و حادثین کے تیر و نتر کے
شامیانہ تاریخے اور ان کو اپنے متول بندوں میں
مناظر دیکھا رہا، اخبارات و رسائل میں کیا کچھ نہ کھا
جاتا لیکن حضرت کا معمول وہی دیکھا جو اہل اللہ کا
شعار رہا ہے کہ

ہر کہ مارا رُخ وادہ را رُحش بیار باد
وہ لوگ جو حضرت کے ساختہ پرداختہ تھے ان
میں سے بعض نے و حضرت کے خلاف پوری کتاب
کے ساتھ پیش آئے۔

حضرت ہی کے صدقہ میں پہنچے بڑھنے والوں نے
اپنے بھائیں ہی نہیں، اور اخیر میں تو اپے

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

اور

تصوف

مشن الحق ندوی

ایسے حضرات جو حضرت ہی کی وجہ سے جانے پہچانے
اللہ کو اعتلاء و آزمائش کے اس دور سے بھی
گئے تھے اور کام میں لگے تھے بالکل بے تعلق ہو گئے
گزرا پڑتا ہے جس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے، حضرت کی زندگی اسی کی آئینہ دار اور زندگی
ہے کہ (اشد الناس بلاء الانباء ثم الامثل) آئے دیا، ملے جاتے، مراجح پر سی و عیادت کے لیے
القرضاوی نے خوب سے خوب تر کی ہے۔

ہمارے حضرت کوئی اس اعتلاء و آزمائش کے سے جو بہت قرب رہتے اور حضرت ان پر بہت
ہے جانگلدار حالات سے گزرا پڑا، رقم سطور اعتماد کرتے تھے، پوچھتے کہ بھی فلاں صاحب کے
حضرت پرانی حکیم کتاب کے درجہ اول میں پارے میں ہماری طرف سے کوئی زیادتی تو نہیں
درفل ہوا تھا توفیق خداوندی کے سوا اس کی کوئی ہوئی۔

ایک دن ایک نوجوان آئے جو کسی حیثیت کے
ذمہ دار تھے، حضرت کے پہلو میں اس طرح پیش
کے تعلق رہا اور پورے ۲۵ سال گزر گئے اس مدت
میں حضرت پر حاصدین و حادثین کے تیر و نتر کے
شامیانہ تاریخے اور ان کو اپنے متول بندوں میں
مناظر دیکھا رہا، اخبارات و رسائل میں کیا کچھ نہ کھا
جاتا لیکن حضرت کا معمول وہی دیکھا جو اہل اللہ کا

جو اس وقت موجود تھے عرض کیا کہ حضرت ان کی
چیز و محظوظ تھے رخش اللہ عن وارضاء۔
طرف طبیعت کچھ چلی نہیں، حضرت نے فرمایا ان کا
بس چلے تو مجھے قتل کر دیں، مگر حضرت پورے اخلاق
محمدی، عالمی ”کی الگ الگ سرخیاں لگا کر اس
کی دلش تصوری کشی اس طرح کرتے ہیں کہ حضرت کے
کھڑاں، اور بعض لکھنؤں میں رہتے ہوئے ایسے کئے
بعض مناظر و رقم سطور نے ایسے دیکھے کہ

حضرت ہی کے صدقہ میں پہنچے بڑھنے والوں نے
اپنے بھائیں ہی نہیں، اور اخیر میں تو اپے

بھی ان کا ساتھ دیا، اگر وہ مکرین کے مقابلہ میں تھے
بکف ہوئے تو انہوں نے بھی مرد اگلی اور شجاعت کی
کیا، وہ بھی چوتھا کھا گئیں، پھرہ خون سے سرخ
ہو گیا، کپڑے آؤ دہ ہو گئے، لیکن آخری جملہ جو اس
کے ساتھ تذکرہ انہیاں کے ذمیل میں ذکر کرنے کی کوئی
 حاجت نہ تھی۔
علماء بن حزم کی رائے حسب ذمیل ہے:
”فَإِنَّمَا مُوسَى وَأَمْ عَبْسَى وَأَمْ أَسْعَى
فَالْقُرْآنُ قَدْجَاءٌ بِمُخَاطَبَةِ الْمُلْكَةِ لِبِعْضِهِنَّ
بِالْوُحْشِ إِلَى بَعْضِ مَهْنَنَ عَنِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
بِالْأَنْبِيَاءِ بِمَا يَكُونُ قَبْلَ إِنْ يَكُونُ وَهَذِهِ النِّبَوَةُ
نَفْسُهَا الَّتِي لَا نِبَوَةَ غَيْرُهَا فَصَحَّتْ بِنَوْهَنَ
بِعَصِ الْقُرْآنِ“۔

(ام موسی، ام عبسی، ام اسحق) اصل یہ ہے کہ وہ مقدس رسول، جن کے مردہ
توں میں صور اسلام کے پہلے تجھے سے روح پہنچیں، حضرت عمرؓ کا
حیی، وہ خداوندی آزمائش میں سب سے پہلے
یہ حال تھا کہ انہیں مارنا شروع کرتے، مارتے
مارتے تھک جاتے تو پہنچ جاتے، اور ان سے کہتے
ہیں، انہیں جن کالیف اور شاداں
کا مقابلہ کرنا پڑا کسی نبی اور راجی کے حواریین کو ان
ذرستالوں تو اور ماروں گا، لیکن اس قوی القلب
عورت کا جوش لا تی حضرت ہے، یہ جواب دیتیں کہ
مشکلات کا سامنا نہیں ہوا، اور اسی کا شرہ تھا کہ
اے آقا! اگر تم اسلام نہ لائے تو معبد حقیقی بھی
گیا ہے جو ایک گوند وحی ہے، اور بعض کو خداۓ
عزوجل نے آئندہ واقعات سے قبل وقوع خبر دار
تھیں، بھائیوں کے ساتھ اپنے کریمین کے تھے، اس شرف کے تھے
ستحق مردی ہیں، بلکہ عورتوں نے بھی خدا کی راہ
کو برداشت کر تی تھیں اور انہیں یقین تھا کہ نہیں حقیقی
درست ہے کہ ان کی ثبوت قرآن سے ثابت ہے۔)

اور جب یہ ثابت ہے تو یہ بھی خلاط ہے کہ
بہت سی سایقات و اولیات کا فخر بھی حاصل ہے، جن
مورتیں منصب ثبوت سے محروم رکھی گئی ہیں۔

کام تکرہ ”اولیات نہام“ میں پر تفصیل آئے گا۔
بُو خُرُومَ کی ایک لوٹھی جن کا نام زینہ تھا، بدء
عورتوں کا ثبات اسلام پر
حضرت عمرؓ کے اسلام کا عجیب و غریب واقعہ
یہاں تک ہے جو کچھ بھی کہا، وہ ان نہیں
میں تطویل کے ساتھ لفکی کیا گیا ہے، غور کرو! حضرت
ان کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی، ابو جہل ان سے کہا
کہ تھا، زینہ، دیکھولات و عزیزی (جوں کے نام)
اس تصور کا تاریخی رخ بھی بیش کرنا چاہتے ہو؟
یہ، راست میں ایک شخص ملا، پوچھا کہاں جاتے ہو؟
حضرت عمرؓ نے کامی بارخ کے
کوچھوڑا اور انہوں نے تم کو اندر حاصلیا دیا، انہوں نے
ہر سرک، صاحب و اہل کی ہر آزمائش میں مرسود
اس نے کہا کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو، پھر دوسرے کی
جواب دیا، یہ بے حد و حرمت میں کے تودے
کے دوں بدؤں رہتی ہے، ابتدائے اسلام میں اگر
خبر لینا یہ ان کی بھن کے اسلام کی طرف اشارہ تھا،
مردوں نے اپنے عزیز وطن کو ترک کیا تو عورتوں نے
آپ بھن کے گھر گئے تھوڑی ہی گھنکو کے بعد بہنوی
ہیں..... (باقی صفحہ ۲۶ پر)

کے قرآنی ہونے میں کا شہر ہو سکتا ہے اور جس کا فرمادی تھیں۔ (کیا ترکیہ و احسان اس کے علاوہ کسی سے اس کے صدر رہے۔ پیشوافر آن ہو وہ غلط رخ پر نہیں جا سکتا۔ اور چیز کا نام ہے؟)

عائضی
محمدی

محمدی سے یہی شخص یہ مراد نہیں کہ وہ عالمگیر شخصیت کے مالک پسنداد باء کے لیے وہ ایک عالمگیر اشیج ہو، شیخ اس کے دلارا یہ خیال کہ وہ عالمگیر شخصیت کے مالک ہے اور جس کا نام ہے؟) یہ بات ہر اس شخص پر عیاں ہے جو شیخ کی علمی، قیام ہی کے وقت سے اس کے صدر رہے، جو شخص یہی مولانا کی تقریروں اور رسائل کو پڑھے اور دیکھے ہے وہ ہائی اور حسنی ہیں، کتنے ایسے حسنی اور حسنی ہیں یہیں اور جس کے اعمال ان کے ذبیح سے میں نہیں کھاتے کہ وہ کہاں پڑھے اور جس کے لئے گئے اور ان کا مخاطب کو جس کا عمل پست ہو نبہ اس کو اونچا نہیں سے ہندوستانی تحفے مگر ان کی عقابی نظر، فکر و مقصد کے اعتبار سے عالمی تھی، اگر انہوں نے ایک طرف "عربوں کے نام پیغام" ہے تو دنیا امریکہ میں صاف ہندوستانی مسلمانوں کی اصلاح اور دین و عقیدہ کی دوائی ہے کہ وہ یا گھر روزگار مثالی عالم ایک جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک جنہوں نے آپ صلی ہوئے اور اس بارے میں تمام جماعتیں کی پیشواں ایک ادا کو پایا اور جس کیا ہے، انہوں نے آپ صلی کی جیسا کہ مسلم پر شل لا کے سلسلہ میں جب کبھی پیش کرتے ہیں۔

ای طرح سے شیخ جس ملک میں گئے زندگی کی زیب و زیست اور دنیا کے حسن و جہاں سے حکومت نے مسلمانوں پر ایسا قانون نافذ کرنا چاہا اسی (سنو!) کے عنوان سے اس ملک کو بخششیت دور پڑنے میں عمل کر کے دکھایا، وہ چودھویں صدی کی جوان کو ان کے دینی امتیاز و شخص سے محروم کر دے ایک مشق ہمدرد و بیکی خواہ کے پیغام دیا، مصر کے دنیا میں چلی صدی کے حضرات (صحابہ کرام) کی تو شیخ نے پوری ایمانی قوت و حرارت اور جوش و اعتماد تو اس کو اسماعیل یا مصر کے عنوان سے خطاب زندگی کی تصور پیش کر رہے تھے۔

ہم جیسے لوگوں کی طرح مال و متاع اور ثغاث اور فکر و مرگری ہندوستان ہی تک محدود نہ رہی بلکہ فرمایا، سوریہ کو بھی اسی عنوان سے مخاطب کیا، کوئت کو باش کی تھی، تم ان کو دیکھو تو سلامان "اسمعیل یا زهرہ الصحرا" کے عنوان سے پیغام پورے عالم پر سایہ گلن رہی اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ فاری اور بادوداء کی تصویریں گاہوں میں پھرنے لگے، عالم عربی میں حضرت شیخ کی شہرت ہندوستان سے کم دیا، ایران سے بھی "اسمعیل یا ایران" کے عنوان سے اسی ایمانی حضور کا سو زوروں سے مخاطب ہوئے، عرض یہ کہ شیخ کا سو زوروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں آپ کی گنتگو نہ تھی۔ (بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ عالم عربی میں پورے عالم انسانی کے لئے ان کو بے کل رکھا تھا ہندوستان سے کہیں زیادہ معروف محبوب) چنانچہ ہم پوچھنے کو بھی حق و مضمون نگار کی نہیں ہوتی تھی اور جو کچھ لکھتے، بولتے پوری دنیاۓ انسانی بلکہ ایک عاشق شیدائی کی ہوتی تھی جو اس مثالی دیکھتے ہیں کہ وہ وہاں کی پیشتر جو کوئی اور اداوں کی کو سامنے رکھ کر لکھتے، بولتے۔

شیخ یوسف القرضاوی کی بات فرم ہوئی اسکی "نی رحمت" ہی میں نہیں بلکہ ان کی ساری کتابوں میں ایمانی شخصیت پر فرمیتھے ہو، یہ بات ان کی کتاب میں ایمانی شخصیت کی علمی اکاؤنٹ کے رکن ہیں۔ اور تقریروں سے عیاں ہوتی ہے یہ محبت اور محبوب تہذیب اور دشمن کی علمی اکاؤنٹ کے رکن ہیں۔

حضرت اللہ علیہ کی ذات گرامی ہے جس نے اسلامی کے سامنے میں ڈھل جانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مولانا کی تھی جو انسانیتے اپنا نہیں کیا تھی اور آپ کی جامع کمالات علوم و فتوح کی تحقیق و مطالعہ کے لیے آکسفورڈ سٹر پورا سایہ ڈال رکھا تھا اور اس حال میں دینی تھی بلکہ شخصیت کو کماحتہ بھیتھے اور آپ کی جامع کمالات قائم کرنے کی کوشش کی جو غالباً مفتری پوچھندرہ شی کوئی کوشش کر لیتے کے سبب پیدا ہوئی کوشش کے سرگم و فعال بزرگ و کل جات جس کو پوری طور پر ہضم کر لیتے ہیں۔ ایمانی شخصیت کو ایمانی تھی اور جس کی جو غالباً مفتری پوچھندرہ شی میں اسلامیات کی تحقیقات کا منتشر بنے، شیخ ابتدائی ظفر اگر صاحب عیادت کے لیے رائے بریلی

جو چیز مشغول رکھتی تھی وہ اسلام ہی تھا، اسلام کا پیغام، اس کی تہذیب، اس کی میداری و غلبہ، امت مسلم کے مسائل اور مشائیں اسلام کی نت نے انداز (رسانیہ لارہبائیہ) کے نام سے موجود کتاب کے میں پوریں اور سازیں، ان کے فکر وہ ہن پر طاری عنوان میں استعمال فرمایا ہے جس کا نام حسن اللہ کی رہیں ان پر جو چیز سب سے زیادہ طاری رہتی تھی وہ ربانی میں اعلیٰ کرنا ہوتا پسندیدہ بدعات و مبالغہ رضا کے لیے عمل کرنا ہوتا ہے بزرگوار ہونے کے لیے اپنے باہر کے جملوں سے بزرگوار ہونے کے لیے اپنے اندرونی مذاہ کو طاقتوبر بنانا تھا جو افراد کی تربیت کے پامل ہو اور دوسروں کو سکھانے کا جذبہ رکھتا ہو، جس دنیا میں اعلیٰ کرنا ہوتا ہے بزرگوار ہونے کے لیے اپنے اس بات پر تفہیم ہیں کہ رب ایمانی اسی کو کہتے ہیں جو عالم اعلیٰ کے عمل سے پاک ہو۔

اصلاہی

یہ بات کہ وہ اسلامی ہیں، اس حقیقت کے اعتبار سے کوئی ایمانی میں ایمانی نہ کیا اور اپنے علم پر عمل نہ کیا وہ رب ایمانی نہیں، بلکہ اس کا علم اس کے خلاف جلت ہو گا یہ وہ علم ہے جو شخص نہیں پہنچتا ہے، ایسے علم سے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا طرح رچابا تھا کہ ع

شاخ گل میں جس طرح باد سحرگاہی کا نام "ما بیانفسیهم" (الرعد: ۱۱) ہوا فتنی

ایسے ان کی ایمان ہوئی تھی اور سیکھی ان کی ساری بحکم و دوکا مقصود تھا ان کی زندگی کا ہر عمل اسی کے گرد گھوتا تھا، اسی کی خاطر لکھتے پڑھتے، پڑھتے، اور ملک ملک کی خاک چھانتے اور اسلام کیا تین دوسرے کوئی سکھایا، دوسرے کو دوست نہ دی وہ بھی رب ایمانی نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ولیکن شکونُ ارثاتِ ائمَّةٍ سَيَاكُمْ تَعْلَمُونَ الْكِتَبَ وَيَسْأَلُونَ إِنَّمَّا تَرَسَّبُونَ" (آل عمران: ۷۹)

اوچس نے علم حاصل کیا اور اس پر عمل کیا تو دین ہی کی خاطر، اسلام کا درود و سوز ان سے ادا ہوتا، اسی کے پڑھنے کا لطف و مروہ لیتے جس سے ان کی ایمانی حرارت میں اضافہ ہوتا ہے، ان سے سفر کر کر کے، اور ایک عمل سے یہ وہ رب ایمانی و تریس ہو کر وعظ و تقریر، سب کچھ اسلام ہی کے کلمات زندگی اسی کی عطریزی فضاؤں میں گزرتے، جس کی عظمت کے تذکرے آسمانوں میں ہوتے لیے ہوتا، دن اسی کی گلری میں گزرتا، ربات دعائے نیم اس کی آیات دل کے تاروں کو چھینیں اور وہ اس شی میں گزرتی، اسلام ہی ان کے سفر کا زادہ اور اسی اور حالت قیام کا متوس و دم ساز ہوتا، خلاصہ یہ کہ دُعَا إِلَى اللَّهِ وَغَيْرَ صَالِحَاءِ وَقَاتَلَ إِنَّمَّا میں ایمانی تھا اسی کی زندگی تھی اور اسلام ہی کے اور معرفت کے مل گھر کھاتے، اور اپنی تقریروں، الشَّلِيمِينَ (فصل: ۳۲)

شیخ قرضاوی نے اس تذکرے کی وضاحت کرنے کے لیے جس کو قرآن کریم نے میان کیا ہے مبارک سے اس طرح اسی بلکہ چھلک پڑتا تھا۔ عقل کی سوچ بوجھ اور تائیر میں ڈوبی ہوئی دل کی وہ نہیں سنائی دیتیں، ماری اس بات کی شہادت اور اس کو منسوب رسانی کی ذمہ داری کا بینادی شعبہ قرار دیا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرزند مرا عشق بیا موز دُگر یچ ان کے دل و قلب اور لمحات زندگی کو ہر وقت بڑی اور چھوٹی ہر طرح کی کتابوں کو پڑھا ہے، پھر ان کو مُنْ تَبَعَ اللَّهُ كَانَك ترہ فان لم تکن ترہ

الناس موت وانت فبهم فابت وانفق على

عبدالك من طولك ولا ترفع عنهم عصاك
ادباو احفهم في الله (رواہ احمد)

ترجمہ: زوابت ہے معاذ میں کہا کہ
نصبت کی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دس باتوں کی فرمایا: شریک
نہ کیجوں اللہ کے ساتھ کسی جیز کو اگر
چہ قتل کیا جاوے اور جلا جاوے تو کہ اور

نافرمانی نہ کر اپنے ماں باپ کی دکھنے دے
ان کو اگر جہ دے کہ تمہیں کہ جدا
زاکتیں اور دشواریاں اور بھی ہیں، مولا نا عبد الماجد
دوایا بادی نے اپنی تفسیر کے دیا چہ میں ترجمہ کی ان
ہو جاتوں اپنی قبیلہ میں، اور اپنے ماں سے
زاکت پر مفصل لکھا ہے، چونکہ حدیث (ویغیرہ)
یہ نمودے و درج کے ہیں، ترجمانی میں محمد
زاکتیں پر مفصل لکھا ہے، چونکہ حدیث (ویغیرہ)
کر کیوں کہ جو کوئی ترک کرتا ہی نماز
تلہ) اور قرآن (ویغیرہ) میں سانی اور معنوی
فرض کو دیدہ و دانستہ پس تحقیق اللہ ہوا
اشراک ہے اس نے ان کی بیان کردہ دشواریوں
کے بعد نہیں تلف کر دیے جاتے ہیں:
کہ بعضی ترجمہ لفظ کر دیا گیا ہے تاکہ اس زمانہ کے
کے پڑا شاریے یہاں لفظ کر دیے جاتے ہیں:
کہ بعضی ترجمہ لفظ کر دیا گیا ہے تاکہ اس زمانہ کے
شراب کیونکہ شراب پستانجہ ہی سب

عربی کا مخصوص اسلوب اور اردو سے مختلف
رسم الخط اور تلفظ کا بھی اندازہ ہو سکے۔

گناہوں کا ہلاک اور دور رکھے اپنے تین گناہ
ساخت۔ ۲۔ اردو اور عربی کے صیخوں کا اختلاف۔

۳۔ عربی فقرے میں فعل کا مکر لایا جانا۔ ۴۔ عربی کی
بعض خاص ترکیبیں جیسے "فزادهم اللہ مرضی"

بهاگنے سے کافروں کی بوائی سے اگرچہ
مارے جاویں لوٹا ہلاک۔ حب پیچہ جائے

لفاظ قرآنی جو اردو میں چل گئے ہیں۔ (مقدمہ تفسیر
آدمیوں کو موت اور تو اس میں ہو تو تیہارہ
ماجھ۔ جلد اول)

"۵۔ افات اضداد۔ ۶۔ انتشار ضمائر۔ ۷۔ ایے
پہلا فموفہ "عن معاذ قال: او صانی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشر
كلمات، قال: لا تشرك بالله شيئاً و ان قلت
و هان ہلاک اور زیادہ دے اپنے اهل و عیال کر

حدیث کے ترجمہ میں ایک مشکل مقام
و حرقت ولا تعفن والدیک و ان امراء ان
حق واجھی پر ہلاک اور نہ انتہائی اپنی لاتھی ان
روایات اور شخوں کا احتمال۔ بھی ہے، لفظ کی معنوی
ترجمے ہیں اور سارے ہندوستان (ویرون) کا
تعین میں شارصین کے متعدد احوال کی رعایت بھی
مکبو بقمعتمدہ، فان من ترك صلوة مكتوبة
دشوار طلب امر ہے، اس کے لئے مترجم کا حدیث کے
متعدد فقد برئت منه ذمة الله ولا تشنرين
و مصلح الامم (کہا الحمد لله)

[تنبیہ الغافلین۔ طاعت: ۱۹۲۶ء،
طبع احمدی ہو گئی۔]

ترجمہ کے متفق علیہ ترجمانی ان تمام صفات و
وارد مضمون کی متفق علیہ ترجمانی ان تمام صفات و
من الزحف و ان هلك الناس، و اذا أصاب

آنہوں قسط

تاریخ و تجزیہ

ہندوستان میں کتب حدیث کا اردو ترجمہ [تاریخ محرکات]

سلمان نیم ندوی

حضرت شاہ صاحب کے زمانہ قیام گور کچور میں حضرت
مولانا زین الدین علیہ ملاقات کو حاضر ہوئے اور وادیہ کے
وکیل نے کتاب میں حضرت کی شفتوں اور اپنے
کتاب میں کہا جائے گا۔

حضرت شاہ صاحب کے خطا کا جو جواب
کتاب ذرا تو سرکائیے "تجہ باطن" سے قلب
کو گرامیے، کچھ جواب نہ ملا تجھاں سا کر کے ٹال
تھا کہ میں پڑھتا کیونکہ ایک بادشاہ نے کسی دہقاں
عرض کروں کہ یہ دہ ترکیہ و اسان ہے جس پر
کے یہاں نزول فرمایا تھا، اس پر اس نے یہ شکر کیا تھا
عالمی کی تائید مولا نا محمد منتظر نعمانی رحمۃ اللہ
علیہ کے ذیل کے اقتباس سے ہوتی ہے:

مولانا فرماتے ہیں: "اس دنیا میں ایسے لوگ
بہت ہی کم پیدا ہوئے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی مرف
سے ذہن ٹاپ قلب بھی ملا ہوا اور روشن بھی، جو اس
دروٹی ہوئی اور کوشش بدلی ہوئی دنیا کے حالات
وزرا و شوکت سلطان گشت چڑے کم

زقدرو شوکت سلطان گشت چڑے کم
زرا و شفاقت خدادا اور سعادت اذی کے وہ موئی الفاظ کی
کتاب گوشہ دہقاں یاققب رسید
لیوں میں پڑھتے تھے جنہیں پڑھ کر بیساخت آپ کی
الغرض اس دنیا میں یہ جنس بہت ہی کم یا ب

صلاحیت، شرافت اور سعادت کی دل نے دادی
اور دل سے دھانکی کر اے اللہ امولی الیاس
مشعر قرآن مولا نا عبد الماجد دریا بادی کی بے نظر
کے جامع ہوں، اس عاجز نے غالباً اپنے بھی نہیں
دیکھتی کی اپنے ایک ہاتھ میں الکلیاں ہیں، لیکن

"ندوہ کے سے بڑے دارالعلوم کا انتظام بھی
جودو چارو یکھے ہیں ان میں ایک ذات رفق محترم
کرتے ہیں اور سارے ہندوستان (ویرون) کا
مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کی بھی ہے اللہ کی خاص
دورہ الگ، ابھی یہاں ابھی وہاں، اور مقالات
وقنیفہات میں کس ساتھ ہی ساتھ کھاکھٹ تکنی چل

مصلح الامم (کہا الحمد لله)

کھریت سے جو بیطہ تعلق قلبی تھا اس کی تفصیل
بھی! "اس سے قبل تحریر فرماتے ہیں: "س میں مجھ
الدین اور طرز زندگی کے لحاظ سے قدیم بھی، ان کی
تو طویل ہے یہاں شیخ یوسف القرضاوی کے عالمی کی
قریں، اخلاق و تقویٰ میں، عبادت میں، ریاضت

مناسبت سے ایک خط کا اقتباس پیش کر دینا کافی ہے،
(جاری)

تحقیق نمازین پانچوں جماعت سے پہنچی طریقوں مخالفت کرے ان پانچوں نمازوں پر اس جگہ کہا اذان
ہدایت کے سے ہیں۔ اور اگر تحقیق تم نماز پڑھوائے دی جاوے واسطے ان کے تحقیق مقرر کئے اللہ نے
گہر نہیں جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ بچھے رہنے والا اپنے تمہارے نبی کے لئے طریقے ہدایت کے اور تحقیق یہ
گہر نہیں البتہ چھوڑو گے مت نبی اپنے کی، اور اگر نماز پڑھوائے کہ جس شخص کے لئے یہ بات
چھوڑو گے تم سنت نبی اپنے کی۔ البتہ گراہ ہو گے، طریقوں سے ہے اور اگر تم نماز پڑھوائے گھروں خوش کن ہے کہ وہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے
اور کہنیں کوئی شخص کہ وشو کرے پس اچھا وضو میں جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ بچھے رہنے والا اپنے گھر
کے، پھر قصد کے طرف مسجد کی ان مساجد میں میں البتہ چھوڑو گے نبی کی سنت کو اگر چھوڑو گے اپنے
سے گھر کہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکی بدلتے ہر قدم نبی کی یہ سنت البتہ گراہ، وجا کے اور نبی کوئی شخص کر
کے کہ مقدم رکھتا ہے ایک نیکی اور بلند کرتا ہے اوسکو وضو کرے وضو کرے اچھا کرے وضو کرے اچھا کرے وضو کرے
کرے ان مساجد میں سے گھر کہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر بہب اوس قدم کے ایک دیوار درد کرتا ہے اوس سے
بہب اوسکی ایک برائی اور البتہ تحقیق دیکھا میئے اپنے نماز پڑھنے لگوں کے جیسا کہ جماعت سے غیر حاضر
تھنی اور بلند کرتا ہے سب اس قدم کے ایک دیوار رہنے والا آدمی اپنے گھر نماز پڑھتا ہے تو یا شتم
جماعت سے گھر منافق ایسا کہ معلوم تھا نفاق اوسکا۔ چھوڑو گے تو یقین جاؤ گراہ ہو جاؤ گے اور جو شخص
اور تحقیق تھا آدمی بیمار کہ لایا جاتا نماز میں اوس حالت میں کہہ پیچھے رہتا جماعت
کہ تکیہ کرتا درمیان دو آدمیوں کی بیان تک کہ گھر اکیا جاتا ہے اور سمجھ کا قصد کرے تو
صف میں روایت کی مسلم نے۔

[طباعت: ۱۳۱۳ھ، باحتمام مولانا عبدالاول درمیان دو آدمیوں کے بیان تک کہ گھر اکیا جاتا ہے اور ساتھ میں ایک گناہ بھی کہ کرتا ہے اور ہم نے
غزوی اور عبد الغفور غزوی۔]

۳۔ ”عبداللہ بن مسعود“ سے روایت ہے کہا [مولانا عمر ستوی، بربانی بیکڈ پو، بار سوم]
تحقیق دیکھا میں نے خود کو اور صحابہ کو کہ نہ بچھے ۲۔ ”حضرت عبد اللہ بن مسعود“ سے روایت
با جماعت سے غیر حاضری نہیں رہتا تھا سوئے منافق کے کہ جس کا نفاق معلوم اور ظاہر تھا
ہتھا نماز با جماعت سے گھر منافق کہ معلوم اور ظاہر تھا ہم نے اپنے کو اس حالت میں
ہوتا اس طرح اسے لے جاتا کہ وہ درمیان پر بیکا نفاذ اس کا یہار تھا یہار البتہ چلتا درمیان
اور دو شخصوں کے بیان تک کہ آتا وہ نماز میں اور ایں جاتا۔ مسلم۔

رواہ نے کہا تھیں پیغمبر خدا کے طریقے ہم کو ہدایت تک آنے کی ذرا بھی تو انہی کہتا تھا وہ بھی جماعت
کے طریقے اور تحقیق ہدایت کے طریقوں میں سے چھوڑنے کو گوارہ نہیں کرتا تھا چنانچہ بعض مریض تو دو
نماز ہے کہ ان مساجد میں ادا کی جائے جن میں اذان

دوسراتر جس لفظ پر لفظ توب قطب الدین پڑھی جاتی ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہاں
مسود نے جس شخص کو خوش لگے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ شریک ہو جاتا، اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود
تھی اس کو حذف کر دیا گیا ہے، تیرا ترجمہ پڑھنے سے ملاقات کرے کل کو پورا اسلام چاہیے کہ

اور اگر چھوڑو گے تم سنت نبی اپنے کی البتہ گراہ ہو گے سے یہ ترجمہ اولین ترجموں میں ہے، ترجمہ میں عربی رجل بظہر فیحسن الطہور ثم بعدہ الى مسجد
اوہمین کوئی شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے] من هذه المساجد الا كتب الله له بكل محظوظة
ترکیب اور اس کی رائحت کو علی حال قائم رکھا گیا يعنی واجبات اور آداب اسکے مجالوے] پھر قصد
بخطوطها حسنة ورفعه بها درجة وحط عنده مسیة ولقد رأينا وما يختلف عنها الا منافق
ترمذنی سے قریب ہے، فارسی زبان کا کس واضح طور پر معلوم النفاق ولقد كان الرجل يوثق به بہادی
جملکا ہے، ”واذا أصاب الناس موت“ کا ترجمہ جملکا ہے، ”وَإِذَا مُصَابَ النَّاسُ مَوْتًا“ بین الرجالين حتی يقام في الصف رواه مسلم.
لسان اصول کے لحاظ سے درست ہونے کے باوجود ایک نیکی اور بلند کرتا ہے اسکو بسبب اس قدم کے
روح حدیث کا ترجیح نہیں ہے، حدیث میں مذکورہ ایک درج اور دور کرتا ہے اس سے بسبب اس کے
تحقیق دیکھا میں نے اپنے تھنک اور صحابہ گواہ موت“ وبایع عام“ یا ”طاعن“ ہے لیکن ترجیح سے اس
اور صحابہ“ کو اس حالت میں کہ نہیں پیچھہ رہتا نماز با جماعت سے گر کی وضاحت نہیں ہوئی، ایسے مقامات پر ترجیح یا
جماعت سے گھر منافق ایسا کہ معلوم تھا نفاق اس کا یعنی جو کہ نفاق
پوشیدہ رکھتا تھا وہ بھی نہیں باز رہتا تھا جماعت سے [یا] میں کہی کرتا درمیان دو آدمیوں کے بینی سبب
بیار] یعنی جو کہ اصلاحات مسجد میں آنے کی رکھتا ہو
وہ بھی نہیں باز رہتا تھیں تھا بیار کہ البتہ چلتا درمیان
”مشکوہ المصابیح“ کے مختلف ترجموں سے اندازہ ہو گا کہ آتا نماز میں۔ اور کہاں
دو شخصوں کے بیان تک کہ آتا نماز میں۔ اور کہاں
عهد کے تراجم میں زمانی امتداد کیا اثر پڑا اور بعد مسجد نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
والوں نے اسلاف سے کیا استفادہ کیا اور کس طرح سکھائے ہم کو طریقے ہدایت کے اور تحقیق طریقوں
ترجمہ کے اسلوب میں ترقی ہوئی۔

۱۔ ”ظاہر حق“ طباعت: ۱۴۲۵ھ [”ظاہر حق“ طباعت: ۱۴۲۵ھ]
”ظاہر حق“ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ
کہا تھا ہم کو طریقے ہدایت کے اور تحقیق طریقوں
ہدایت کے سے ہے نماز پڑھنی [یعنی جماعت سے]
اس سجد میں کہ اذان دی جاتی ہو آدمیں اور ایک
عن عبدالله بن مسعود قال لقدر ایضا
روایت میں یوں ہے کہ کہا ابن مسعود نے جس شخص کو
و ماتخلف عن الصلة لا منافق قد علم نفاقه او
روایت میں یوں ہے کہ کہا ابن مسعود نے جس شخص کو
مریض ان کان المریض یعنی بن رحلین
خوش آؤے یہ کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے کل
کو پورا اسلام۔ چاہیے کہ ملاحظت کرے ان پانچوں
ابن مسعود نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نمazioں پر اس جگہ کہ اذان دیجاوے واسطے ان کے]
لیعنی جماعت سے ادا کرے مسجد میں [پس تحقیق اللہ
تعالیٰ نے مقرر کیے واسطے نبی تھمارے کے طریقے
ہدایت کے اور تحقیق یہ نمازوں پانچوں جماعت سے
ابن مسعود نے جس شخص کو خوش آؤے یہ کہ ملاقات
پڑھنے پر گھروں میں [یعنی اگرچہ جماعت سے
یہادی بھیں، خان اللہ شرع نیکم سن الہدی
پڑھنے پر گھروں میں] یعنی اگرچہ جماعت سے
وانہن من سنن الہدی ولواہکم صلیم فی
پڑھنے پر گھروں میں] یعنی اگرچہ جماعت سے
یہو تکم کمایصلی هنالملحق فی بیته، ترجمہ
گھر میں البتہ چھوڑو گے سنت نبی اپنے کی
سنہ نیکم ولواہکم سنہ نیکم لصلیم و مامن

حکیوت: (۸) میں "حسن" سے سورہ قلمان: (۱۳) میں "شکر" سے اور سورہ مریم: (۱۲) میں "بڑے" سے اس حق کا بیان ہوا ہے، لفظی طور پر گرچہ تعبیر جدا چلا ہے لیکن سب کام مفہوم یہ ہے کہ ماں باپ کے ساتھ "احسان" تمام حقوق کی بخش و خوبی ادا اُنکی کے ساتھ ہو، بخشن جان چڑانے کے لیے نہ ہو۔

مال باپ کے حقوق

خالد فضل ندوی

قرآن و حدیث میں وارد مختلف آیات اور احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے "احسان" کی تعریف کیا ہے؟ اس کے علاوہ مکمل نواب صاحب کا ہی ہے، وضاحتی جملوں کو انہوں نے بھی مذکور کیا ہے، نواب صاحب کے ذریعہ جو وضاحت کی گئی تھی اس کو ترجمہ میں ترجمہ کیا ہے، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی نے مکمل کا بھی ترجمہ کیا ہے، کام اُنہوں نے "مہادی" کا ترجمہ "مکر" کیا ہے، بعض الفاظ کو بدل دیا ہے جیسے "حکیم" کی ترجمہ "بیکا" تیسرے ترجمہ میں "حکیم" کو "بیک" میں تبدیل ہو گی ترجموں کے درمیان الخطاء تلفظ نواب صاحب کے درمیان الخطاء استعمال کیا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: "وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا". شریک نہ بنائیں، پھر آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اگر بدترے ایسا کہ "اس کے عام مفہوم میں یہ بھی داخل ہے کہ حسب ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے کام و نیازوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ ضرورت ان کے نقصان کو اور والدین کے ساتھ حسن اللہ تعالیٰ اُنہیں عذاب نہیں دے گا۔ اسلام کے عائد کردہ دوسرے حق کا تعلق، سلوک کرو۔

اسلام اپنے مانند والوں پر دو طرح کے حقوق انسانی معاشرہ کے افراد سے ہے، اصطلاح میں ان عائد کرتا ہے، ایک حق کا تعلق، دنیا کے خالق و مالک، حقوق کو "حقوق العباد" (بندوں کے حقوق) کہا جاتا ہے، ہر انسان کا سب سے بڑا حق دوسرے انسان کے ساتھ "حسن سلوک" اور "معنکی" کرتا ہے لیکن تعالیٰ سے ہے، دنیا میں بنتے والے تمام انسانوں پر بھل، بکر اور ریاء، حقوق العباد کی بخش و خوبی ادا اُنکی اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے احسانات اور انعامات ہیں اس لیے انسانوں پر اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے کے وہن میں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورہ نامہ میں زیادہ حقوق بھی ہیں، اصطلاح میں ان حقوق آگے کی آیات میں ان تین اہم خرایوں کی نشاندہی کو "حقوق اللہ" (اللہ تعالیٰ کے حقوق) کہا جاتا ہے، فرمائی ہے اور خوب و اسحاق انداز میں ان کی تکمیر فرمائی ہے، اس لیے ہر ایک کو ان تینوں خرایوں سے بچتے اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے اہم حق، اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی ہے اور اس حق الیٰ کو باطل کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے، تاکہ حقوق العباد کی ادا اُنکی کا حق ہو سکے۔

کوہ حال میں ہر طرح کے شرک سے بچنا چاہئے، حقوق العباد میں سرفراست، ماں باپ کا حق ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے پوچھا کہ کیا تم جانتے وہ کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ تو آپ نے بتایا ہے، قرآن پاک کی روشنی میں ماں باپ کا حق حاصل ہے اسی کام کے ساتھ حسن سلوک کو بالکل تخلص ایک ساتھ ذکر فرمایا ہے اس اتصال کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو "احسان" سے تعبیر کیا گیا ہے، جب کہ سورہ

تغیر چیز "حسن" کی جگہ "خود"، "خوبی" کی اور سلیمان اسلوب عبد اللہ جاوید غازی صاحب کا ہے، اس لئے کہ تم نے پہلا نمونہ تجیہہ "تفاعلین" سے تجیہ کیا ہے جس کی اشاعت ۱۹۵۳ء میں ہے، اقبال یہ ہے کہ جس علاؤدہ مکمل نواب صاحب کا ہی ہے، وضاحتی جملوں کو انہوں نے بھی مذکور کیا ہے، نسبت جو ترجمہ کیا ہے، لیکن ۱۹۵۷ء میں نواب زین العابدین حیدر آبادی نے مکمل کا ترجمہ کیا ہے، مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (۱۹۳۶ء) نے "مہادی" کا ترجمہ "مکر" کیا ہے، بعض الفاظ کو بدل دیا ہے جیسے "حکیم" کی ترجمہ "بیکا" تیسرے ترجمہ میں "بیک" کو "بیک" میں تبدیل ہو گی ترجموں کے درمیان الخطاء تلفظ نواب صاحب کے درمیان الخطاء استعمال کیا ہے۔

نواب قطب الدین دہلوی کا ترجمہ اور اس تلفظ سے ملتے جلتے ہیں جو کامیوں صدی کے درمیان غزوی کے اہتمام سے شائع شدہ ترجمہ میں شاہ محمد اخلاقی صاحب کے ترجمہ سے نصف صدی بعد کا ہے، پھر نواب صاحب کے دضاحتی توٹس اردو کے سے قریب تر ہیں لیکن مولانا عبدالاول غزوی اور عبد الغفور غزوی کے درمیان الخطاء کے درمیان غزوی کے باوجود زبان کے اعتبار بھی نواب صاحب کا درمیان الخطاء کیسوں صدی کے درمیان الخطاء ابتدائی عہد میں ہونے کے باوجود زبان کے اعتبار سے نیا نہ قریب ہے، یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ کاتبین اس کا درمیان الخطاء بہت مختلف ہے باقی کے ترجموں میں سب سے نمایاں اور واضح نے درمیان الخطاء بدل دیا ہو، لیکن یہ بات زیادہ قوی نہیں ہے (جاری)

جس نے ستایا اس نے دعائی

مولانا محمد ہانی حنفی

سara جہاں تھا نور سے خالی ☆ کفر کی شب تھی کالی کالی
گمرا سمندرِ موچیں بلا کی ☆ ایک تھی سشتی ڈوبنے والی
بیجا خدا نے ایک نبی کو ☆ ڈوپنی کشتی جس نے نکالی
نامِ محمد کتنا پیارا ذات گرایی ☆ ذات گرایی کتنی عالی
حسن سرپا بلنی جسم ☆ اپنے پرانے سب کے والی
چاند بھی دم بھر تاب د لائے ☆ روئے مبارک کتنا جمالی
جان کا دشمن پھر بھی محبت ☆ جس نے ستایا اس نے دعائی
قتل جو کرنے آپ کو آیا ☆ سانے پہونچا آنکھ جھکائی
فرش سے پہونچا عرشِ تملک وہ ☆ جس پر نظر آک آپ نے ذاتی
آپ کی جس میں ہو نہ محبت ☆ دل ہے وہ ایمان سے خالی
نعت نبی میں مت و شاداں ☆ پتہ پتہ ذاتی ذاتی

جو بہتر اور تھی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لیوڑن لکم حبارة کم الخ" (مشکوہ ۱۰۰/۱) کہ اذان وہ کہے جو تم میں بہتر ہو، اسی لیے فقہاء نے لکھا ہے کہ موذن کا صالح اور تھی ہونا صحیح ہے۔ (مراتی الفلاح، ص: ۲۶) شراب پرینا یقیناً حرام ہے لیکن شخص نہ کوئے چونکہ قبر کیلے ہے اس لیے اس کے اذان دینے اور اقامت کرنے میں کوئی حرج اور کراہت نہیں ہے۔

سوال و جواب

مفتی محمد نظر عالم ندوی

فقہ و فتاویٰ

ضروری ہے، اور ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی میں سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وقت پر نماز میں نہیں کوئی تجھیش نہیں ہے، بنیز قرآن کریم نے ادا کرنا، میں نے پوچھا پھر کون سائل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ماں باپ کے ادائے حقوق خاص طور سے ان کے ساتھ حسن سلوک و حسن گفتار، اتفاق و خرج اور ان پھر کون سا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کے لیے دعائے رحمت و مغفرت کی تاکید پذیرہ سے راہ میں چادر کرنا۔ (بخاری و مسلم) زیادہ آیات میں کی ہے، اسی طرح احادیث مبارکہ قرآن کریم کی ان آیات بیانات اور آپؐ کی میں ماں باپ کی اقیازی شان و حیثیت، مختلف اندراز احادیث مبارکہ کے پیش نظر سلف مالکین نے ماں میں مذکور ہے۔

اکی حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ ایک اور دیگر مستحقین کے ساتھ حسن سلوک کا حسن باپ اور مسیح اور مسیحیوں کے مقابلہ میں زیادہ خیال کیا ہے۔ (ترمذی) ایک اور حدیث میں ہے کہ ماں کے قدموں تلے جنت نے فرمایا کہ "ماں باپ تمہاری جنت اور دوزخ پورے طور پر انجام دیا ہے چنانچہ علامہ ابن کثیر نے ہیں کہ "مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صیغہ ایام اسلامیہ نے ان ہمود و معاشر کا فرمایا ہے کہ امت اسلامیہ نے ان ہمود و معاشر کا دوسرا ایام کے مقابلہ میں زیادہ خیال کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے اور رب کی تاریخی کو شریک نہ کھہ را، اگرچہ تمہیں قتل کر دیا جائے کیا ہے۔" (ترمذی) ایک ایگ میں جلا دیا جائے، دوسرا یہ کہ اپنے ماں مغرب زدہ ماحول میں ماں باپ کی نافرمانیاں، ان کی حق تلفیق اور ان کی بے عزتی و بے تقدیری عام ہے۔ (احمد، نسائی، مکملۃ) نیز حسین میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روتھے روایت ہے کہ "میں نے رسول علیہ السلام سے مسیحیوں کے مقابلہ میں سخت دین کتم اپنے اہل اور ماں کو چھوڑ دو۔" (منذاحمد) وعیدیں آئیں ہیں، چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ اللہ حضرت محمد ﷺ سے پوچھا کہ کون سائل سب

انہیں تکنیج میں کس دچا، اور کھانا پینا بند کر دیتا، ان جب اسلام کا کوئی حامی نہ تھا، فقر و فاقہ کا کوئی ایجاد نہ کر سکا، مصائب کے باوجود بھی انہوں نے اپنے سچے زور قہا، مال و دولت کی کمی تھی، ہاں ان کے پہلو دین سے اعراض نہیں کیا، حضرت ابو بکرؓ نے میں ایک مضبوط دل تھا، جس نے انہیں ان سب مصائب کے برداشت کرنے پر آمادہ کیا، وہ عذاب و توبہ کیا دے سکتے ہیں؟ آنکھوں زرد فریدے کر آزاد کر دیا۔

ام حمیدہ بنت ابی سفیان جب اپنے شوہر اور انہیں تاریخ میں ہمیشہ کے لیے زندہ سے محدود ہو جانا ایک امر خداوندی ہے، اگر اس کی مشیت ہو تو وہ پھر میری آنکھوں کی روشنی کے ساتھ بھرت کر کے جسٹے گئیں تو ان کے کردیا، پس اب آپ کا فرض ہے کہ اسلامی و اپنے کریمہ، چنانچہ روایت میں آیا ہے کہ شوہر (عبد اللہ) نصرانی ہو گئے، لیکن انہوں نے احکام میں اسی طرح پختگی، استقلال، عزم اور بتابات پیدا کیجئے کہ تاریخ آپ کی یادگاروں پھر ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

انہیں خواتین میں جو آغاز اسلام میں خواتین اسلام ایچنڈ نظریں جو آپ کے سے پڑے، اور مسلمانوں کی اس محبت اور پیشی کا اسلام سے شرف ہوئی، حمدہ نامی بھی ایک سامنے چیز کی گئی ہیں، انہیں غور سے پڑھئے خاتم ہو، خاتون نہیں، یہ ایک قریشی کی خادمه تھیں، وہ اور اندازہ بھجئے کہ یہ اس وقت کے واقعہات ہیں (جاری)

- سوال:** جمع کے دن موذن نے وقت مقرر ہے ظاہر الروایہ ولکن ان صالح افضل۔ (فتاویٰ پہلے اذان دے دی، مقرر وقت پارہ بجے دن تھا، هندیہ ۱۱/۵۴) حکم درج کی اذان پارہ بجے میں بھی جب کہ اذان پندرہ منٹ پہلے دے دی گئی کیا یہ ہے، البتہ بالآخر شخص کی اذان افضل ہے۔
- سوال:** ایک شخص فتن و فوری میں مشہور ہے لیکن وہ نماز بھی پڑھتا ہے اور اذان دینے اور اقامت کرنے میں کوئی حرج اور کراہت نہیں ہے۔
- سوال:** ایک شخص فتن و فوری میں مشہور ہے لیکن وہ اذان معتبر ہوئی یا جتنا ہے، بعض سوال: اذان کے وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنا کیسا ہے؟ اگر کوئی پہلے سے تلاوت کر رہا ہو اور اذان کے بعد اذان ہوئی تو یہ اذان معتبر ہو گی خواہ مسجد کی چائے، یا جاری رکھنی چاہئے؟ اگر مسجد کے اندر سے دلوانے پر اصرار کرتے ہیں، اصل حکم شرعی کیا ہے؟
- جواب:** فاسق کی اذان مکروہ ہے، اگرچہ کراہت جواب: اگر جماعت کا شرعی وقت ہو گیا تھا یعنی زوال کے ساتھ اذان معتبر ہو گی اور اعادہ نہیں ہو گا۔ قاتوی (الدر المختار، باب المحرّم/۳، ۱۸/۱۹)
- سوال:** اذان خطبہ کے بعد ہاتھا کر دعاء کرنا کیا ہے؟
- جواب:** اذان خطبہ کے بعد دعاء کرنا مسجد وہ ایسا مسجد ہے جو اذان کی صراحت کی ہے کہ تلاوت روک کر اذان کا جواب دینا افضل ہے۔
- سوال:** ایک شخص دو مسجدوں میں اذان دے سکتا ہے یا نہیں؟ اگر دو مسجدوں میں اذان دے تو نماز کہاں ادا کرے چلی مسجد میں یا دوسرا میں؟
- جواب:** ایک شخص کا دو مسجدوں میں اذان دیتا اس صورت میں مکروہ ہے جب کہ چلی مسجد میں اذان واقامت دونوں کہتا ہے، بعض لوگوں کو اعتراض ہے کہ یہ کوحدائی مسجد میں نماز ادا کرے، پھر دوسرا مسجد میں اذان دے، ہاں اگرچہ مسجد میں اذان دیں پھر دوسرا مسجد میں دو مطلع کریں؟
- جواب:** تابان لڑکے کی اذان واقامت درست اذان دینے ہے اور اقامت کہتا ہے کیا اس کی اذان اگرچہ سال کی عمر چودہ سال ہے وہ اذان واقامت درست ہے، واقامت درست ہو گی، بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ ایک شخص شرایق تھا، جماعت والوں کی محنت سے بتوقی اللہ اب پابندی سے نماز پڑھنے لگا، شراب سے اس نے تو بھی کر لی ہے اور اب وہ اصل حکم شرعی سے مطلع کریں؟
- جواب:** تابان لڑکے کی اذان واقامت درست ہے، واقامت درست ہو گی، بعض لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ ایک شخص شرایق تھا، جماعت والوں کی اذان اگرچہ سال کی عمر کے لئے میں آثار بلوغ یہ شراب پینے میں مشہور تھا اس لیے ان کی اذان یوں فرمی مسجدیں مکروہ ہے، اسی وجہ سے ایک شخص کی اذان کا کیا کہنا صحیح ہے؟
- جواب:** بلاشبہ اذان ایسے مفعلاً کوئی چاہئے ردا المختار/۱۸۹/۱

حیر آباد، وجہ و اڑھ اور اڑیسہ میں

محمود حسن حسني ندوی

دل ملائم ہیں اور دماغ کھلے ہوئے ہیں، اس لئے اللہ
نے موجودہ نسل کو یہ موقع دیا ہے، اس موقع کو ضائع
نہیں کرنا چاہئے اور موقع ہم لوگوں کو بلا اتحاقاً قتل
رہا ہے، اگر ناقدری کی تو خطرہ ہے کہ ہمیں کسی بڑے
نقصان کا سامنا نہ کرنا پڑے، جبکہ حالات کچھ اس
طرح نظر آرہے ہیں کہ وہ تو اندر آنے کو تیار کھڑے
ہیں اور جہاڑے بھائی باہر نکلنے کے لئے بے چین
ہیں، اعاذ نا اللہ منہ۔

اس پارنائیم ندوہ العلماء اور صدرآل انڈیا مسلم پرنسل لا بورڈ حضرت مولانا سید محمد رائح حنفی ابوالحسن صاحب (پسر الحاج غلام محمد بھائی پٹنی) اپنے مکان پر لے گئے اس طرح ہم سب انہی کے مہمان ہوئے، قابل ذکر بات یہ ہے کہ حیدر آباد میں تقریباً تین دن قیام رہا، لیکن حضرت مولانا مدظلہ کا کوئی پروگرام نہ ہوا کہ اس کی بڑی وجہ یہ رہی کہ حیدر آبادی اہل تعلق نے حضرت کے لکان اور تعجب سفر کی وجہ سے کہ سفر کا بھی ایک مرحلہ اور یا تو تھا آرام کو ترجیح دی البت خالِ معظم مولانا سید عبد اللہ حنفی ندوی کے پروگرام ہوتے رہے۔

حیدر آباد میں ایسے حالات پیدا ہو رہے تھے لیکن انجینئر سید غلام محمد صاحب کی سرپرستی میں مولوی وصی اللہ عدوی اور حافظ ابوالکلام صاحب کی "ملے ہیں" میں مولا نا ابوالحسن علی عدوی سنٹر حضرت دینی و ایمانی اور تعلیمی و تبلیغی جانشناختی کے پیش علیہ الرحمہ کی وفات کے بعد سے ہی قائم ہے، اور یہ سنٹر فکری و دعویٰ پروگرام منعقد کرتا رہتا ہے، برادرم نظر حضرت والا نے سفر کی مشقت برواشت کی۔

بادرم حج الدین عدوی نے اپنی کجد
میں مولانا سید عبداللہ حسني عدوی کا بیان رکھا، جحمد کے
بعد انجینئر عبدالرشید صاحب (انجینئر مسجد نبوی
شریف مدینہ طیبہ) کے مکان پر حضرت مولانا عبدالظہر
اور ان کے متعلقین حج ہوئے، اور پھر انہی کے مکان
سے متصل جامعہ الحسنات حضرت مولانا تشریف
لے گئے، یہاں عصر بعد طالبات کو صحیح بخاری شریف
کا آغاز کرایا، اور حدیث "انما الاعمال بالنیات"
حضرت مولانا نعیمان الدین عدوی کو ظہر کے
وقت حضرت مولانا عبدالظہر اور ہم سب لوگ یہ بونج گئے
ذمہ داروں میں ہیں، انہوں نے اپنی کوششوں سے
علماء اور فکر مند حضرات کی ایک تعداد جمع کر دی
دوسرے حصہ (حیدر آباد) یہ بونج گئے، اہل تعلق
اشیش پر استقبال کے لئے موجود تھے جن میں
خصوصیت سے مسجد نبوی، مدینہ منورہ کے انجینئر
میں علماء کو ان کی ذمہ داری اور دعویٰ تھائی "یاد
جتاب عبدالرشید صاحب اور دارالعلوم حیدر آباد کے
دلائے، اور بادرم وطن میں دعوت کے کام کی
طرف لوگوں کو کھل کر متوجہ کیا کہ اس وقت ان کے
استاد مولانا نعیمان الدین عدوی (ایڈیٹر عربی سر ماہی

11

کی دلنشیں تھریخ فرمائی، اور نبیوں کے استحضار حیدر آباد کی معروف شخصیت اور امیر جماعت ہیں، حضرت مولانا نے چاہا کہ عبادت کو جائیں لیکن اور جذبات و احساسات کو درست رکھنے اور شریعت تبلیغ الحاج نعیم اللہ خاں صاحب اپنی مخدود ریوں وقت کی تنگی کی وجہ سے ممکن نہ ہو سکا فون کے ذریعہ سے کے تابع کرنے کی طرف متوجہ کیا، اور اپنی خواہشات کے باوجود آمد کی خبر سنتے ہی ملنے تھریف لائے، اللہ کام انجام پایا، البتہ ڈاکٹر عبدالنان کی قیام گاہ کو دین کے پابند کرنے کو کہا جس کے لئے پہلا زینہ نے ان کو گونا گون خصوصیات و صفات سے نوازا قریب تھی ان کی عبادت کی۔ علم ہے کہ علم کے بعد ہی عمل کا درجہ آتا ہے۔

ہے، اور ان کی شخصیت ایک دل آور ہی شخصیت وجہے واڑہ

عشاںیہ برادر محترم مولاناڈاکٹر سید راشد نسیم ہے، اسی طرح انجینئر غلام محمد صاحب بھی اپنی
ندوی کے بیہاں تناول کیا گیا، اور سنپر کو علی الصیاح
معذوری کا خیال نہ کرتے ہوئے بار بار حاضر ہوتے
شاد مگر جو حیدر آباد سے ۳۸ کیلومیٹر ہے مدرسہ سبیل
کی رات کو روائی ہوئی، اور صبح سورے وچے واجہ
پیونج گئے، حضرت مولانا مدحلا کے استقبال کے
لئے لوگ جمع تھے شکری صاحب اور مرحوم الحاج عبد
المحمدی مولانا سید عبداللہ حسنی ندوی صاحب اور میں
الحج محمد عثمان صاحب جده سے آئے ہوئے تھے
الغفیق خشم صاحب کے فرزندان اور دوسرے حضرات
جیسے ان کو معلوم ہوا کہ حضرت مولانا مدحلا حیدر آباد
میں ہیں، فوری طور پر آگئے اور ان کو دیکھ کر بھی کا
لینے آگئے تھے ان کے بھائی اور برادر مفتح الدین
ندوی ساتھ رہے، تین گھنٹے میں اپنے مستقر پرواپسی
بھی ہو گئی، مدرسہ سبیل المحمدی میں مولانا محترم
ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی یاد آگئی، کہ حضرت کے
بیرونی سفروں میں یہ ساتھ ہوا کرتے تھے اور بڑی
کا ایمان افروز بیان بھی ہوا، جس میں تعلیم کے تعلق
کے ایلوں مولوی وصی اللہ ندوی کے مدرسہ مولانا مدحلا
سے مقصدیت پر زور دیا مدرسہ کے مہتمم مولانا طاہر
بھی راحت پیو شجاعت تھے۔

قائی صاحب ندوہ العلماء سے گہرا تعلق رکھتے ہیں اور ان کے صاجزادے دارالعلوم ندوہ العلماء میں زیر تعلیم ہیں، مولانا طاہر صاحب حضرت ناظم صاحب ندوہ العلماء سے ملنے بھی آئے، اور تعلق کا اظہار کیا، ۲۲ سال قبل انہوں نے یہ ادارہ قائم کیا تھا، جسی ارادہ تھا کہ مولوی قطب الدین مددوی یہی تشریف لے گئے، طلبہ کا بڑا کامیاب پروگرام یہ جان کر خوشی ہوئی کہ دو مددوی فاضل الیاس رہا، عربی اور سینگلوزبانوں میں طلبہ نے اپنے جو ہاشمی مددوی اور احمد زکریا غوری مددوی کا حیدر آباد کے دکھانے، تبی علاقہ الجور کا وہ علاقہ ہے جہاں قدیم اور مبنی الاقوامی شہرت کے حامل ادارہ دائرة المعارف القرآنیہ میں شعبہ تحقیق میں تقرر ہو گیا ہے اور دونوں کو ایک ایک مختلطہ پرورد کیا گیا ہے، وہاں ان کے ذمہ دار اعلیٰ شاہد علی عباسی صاحب قتوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔

کے ادارے تجدید الفرقان جایا جائے مگر مشغولیت سے ملاقات کر کے خوش ہوئی انہیں سے معلوم ہوا کہ یہ مولانا عبداللہ حسینی صاحب دامت برکاتہ مانع رہی۔

حضرت مولانا مدظلہ نے فرمایا کہ ہر چیز کے مجلس انتظامیہ کے رکن بھی منتخب ہو گئے تھے، اور وہ مولانا غلام محمد دستانوی صاحب بھی ان کا تعاون

لشکریه دن ب که از این جهت مخ

کے دروازے ہیں دعوت کے دروازے ہیں، علم کا دروازہ قرآن مجید ہے، نہ سچا نہ باش اگر بھی رہ گئے تھے۔

تھے میں بھی کہاں کر کے کیوں نہیں ملے۔

بے، هر ان بھی سے دا۔ می بڑی سر جاتی صان
بی بسی معلوم ہوا لہ حیدر آبادے سروں نام
نگانہ۔ عطا جا۔ مخ۔ بعد سام انسان کا روگرام

مولانا حیدر الدین عاقل حسائی خا صے عیں جل رہے ہوئی ہے ترقی کی ساری راہیں اس سے نکتی ہیں۔

Digitized by srujanika@gmail.com

میر حاتم اکتوبر ۲۰۰۹ء

MOHD. YASIN MOHD. YAMIN PERFUMERS

EXPORTERS & IMPORTERS

Tayyab Shamama	طیب شاما
Shamama Abid Special	شاما ابید سپشل
Amber Abid	امبر ابید
Musk Amber	مسک امربر
Attar Hena	عطر حنا
Attar Gulab	عطر گلاب
Attar Keora	عطر کورا
Attar Motia	عطر موتیا
Attar Zafran	عطر زفران
Rooh Khus	روح خس
Jannatul Firdaus	جنت الفردوس
Majmua	مجموہ



Kannauj-209725 (U.P.)

Tel : 05694-234445, 234725, Fax : 234388
Mobile : 09839208298 (Mohd. Furqan)
E-mail : mymykannau@yahoo.co.in

Maqbool Mian
Jewellers

مقبول میان جوئلریز

Jutey Wali Gali, Aminabad Lucknow.
Mob: 9956069081-9919089014

Mohd. Irfan Mob. 9305672501 ARHAM MEN'S WEAR Specialist Sherwani, Jodhpuri Designing Suits KOREY WALI GALI NEAR USMANIA MASJID PATANALA, LUCKNOW

ریڈی میڈی صرفہ نہیں ملبوسات کا قابل اعتماد مرکز
ٹلی کوالی، جدید ترین فشن کے ساتھ
Shirts, Trousers, Coats, Embroidered, Sherwanis, Pillowers, Jackets, Kurti-Suits, Night Suits, Gown & T'es.

شاوی بیا، تیجا اور تقریبات کے لئے شاندار خیرہ و تحریف لاکس قابل بخوبی برداشت

menmark®

Mob: 9415090544 Shop: 2627446 Res: 2254796

پُر پرائیور: ولی اللہ

ولی اللہ جوئلریز

WALIULLAH JEWELLERS

All Kinds of Gold, Silver & Diamond Jewellery

Jutey wali Gali, Aminabad, Lucknow



مہینی کے قارئین کی خدمت میں
اسی کے قریب "تقریب" سے گوارنی ہے۔ "تقریب" میں "تقریب" کے مطلب ہے۔ تقریب کرنے کے لئے خداوند کے سلسلی دلیل کے پڑھ رہا ہے۔ ان کو تم تقریب کرنے کے لئے رسیل جائے گی۔

ALAUDDIN TEA
44, Haji Building S. V. Patel Road
Null Bazar, Mumbai-400003
Ph: 23460220-23468708 Tele: Add Cupkettle

CAFE FIRDOS

Partly Air Conditioned

MOGHALAI & CHINESE FOOD

Tel : 23424781-23459921
145, Sarang Street,Crawford Market, Mumbai-400003

Contact: Mr. M. Afzal 9919039987
Mr. M. Imran 9442072506
Mr. Zeenath 9334726130

Phone: (011) 23118846
(011) 2627445

تھے، درمیان میں مولوی عباس ندوی نے گلنوور سے آگے چلکوڑی پیٹ لیتی اپنے علاقہ کا پروگرام منظور کرایا تھا اور ان کے والد مولانا عبدالرحمن خاں ہے رام کرشامش کے گروہی سوائی راماجا مندی جی کے تباہات ہوئے اس طرح جلسہ کا میاب رہا، مجھے اچھا اور لقم شاندار تھا، جبکہ اس طرح کی وجہ سے گویا سفر لازم کر لیا گی، مولوی عباس ندوی اسی کے خاطر اچھائی اور برائی، انسانی اور جو انی دلوں طرح کے کوئیت سے حیرا آباد ہوئے گئے تھے، ان کا ادارہ مادے ہیں لہذا انسان برائی کو چھوڑ کوچھائی کو اپنانے کی کوشش کرے، سکھ مذہب کے گروہیں دریم سنگھ کے بقول ۱۹۷۲ء سے قائم ہے، اور اس کا الحاق کی، یعنی ایک راستہ پر چلتے ہوئے انسانیت کو دارالعلوم ندوۃ العلماء سے ہے، مولوی عباس اور ان کے بھائیوں نے تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء ہی اپنے امداد پیدا کریں اور اپنے معلقین کو انسانیت کا میں حاصل کی ہے، ان کے مدرسے کے مہتمم ان کے درس دیں۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء کھنثو کے استاذ بھائی مولوی خالد ندوی ہیں اور چھوٹے بھائی مولوی حدیث مولانا سید عبداللہ حسین ندوی صاحب نے محمد انس ندوی تدریب افقاء کا کورس سینبل السلام اپنی تقریب کے درمیان بڑی درودی کے ساتھ یہ وہ خود غرضی کو چھوڑ دے اور اپنے امداد انسانیت کی خیر کہا کہ تحریک پیام انسانیت کو عام کرنے میں میڈیا حیرا آباد میں کر رہے ہیں یہ سب موجود تھے، مولوی بہترین روں ادا کر سکتا ہے۔

اور آپ نے فرمایا کہ امک دوسرے کے تعاون سے ہی انسانیت پھیل پھول سکتی ہے، حضرت مولانا خیال رہے کہ اس پروگرام کے انعقاد میں مولوی وحی اللہ ندوی اور مولوی مقبول ندوی کی تھی، استقبالیہ جلسہ میں تو انہوں نے ایسے بلند کلام کوششوں اور شکری صاحب بیٹھلی اور ان کے حضرت مولانا عبدالرحمن خاں صاحب وغیرہ کے متعلق فرزندان شکری صاحب اور بلال صاحب کے عقیدت و محبت کے کہہ کہ تحریر میں نہیں لائے جاسکتے، آبدیدہ ہو گئے اور کہا کہ یہی تھا ہے کہ حشر انجی حضرات کے ساتھ ہو، مولانا عبدالرحمن صاحب حضرات میں مزید حوصلہ پیدا ہو گیا ہے، اسی طرح مفتوم عبد الغنی صاحب بیٹھلی تو نہیں رہے گران کی کی اس انسانیت کے یام کو دروں تک پہنچانے کی کوشش کرتا جائے۔

اوسمالک کو مانے والے آپس میں محبت و ہمدردی والا ماحول پیدا کریں سا سے ایک مثالی معاشرہ تھا رہو سکتا ہے، اخیر میں مولانا نے سکھا کہ ہر ایک کو معاشرہ میں خود غرضی بڑھتی جا رہی ہے لہذا آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مختلف مذاہب اور مذاہب کو مانے والے آپس میں محبت و ہمدردی سے اسکے ساتھ جان توڑ کو شہیں کیں، اس کی کامیابی سے ان جا سکتے، آبدیدہ ہو گئے اور کہا کہ یہی تھا ہے کہ حشر انجی حضرات کے ساتھ ہو، مولانا عبدالرحمن صاحب مدرسہ زبانیات العلوم کے بانی ہیں، اور ان کے بڑے فرزند مولوی عباس ندوی جمعیۃ الہدی کے نام سے اس کے فرزندوں نے جوں نہیں ہونے دی۔

حضرت قائم کر کے مکاتب وغیرہ کے لئے کلم کا ایک اچھا پلان رکھتے ہیں، دلوں اداروں میں حضرت مولانا عبدالرحمن خاں صاحب سے ملاحتات

وہی کہا کہ مذہب انسان کی اصلاح کے معاملہ داہی ویسے داہی سے دریان کو قلم داہی ویسے داہی سے دریان کو قلم میں بہترین روں ادا کر سکتا ہے اور ان کے پروگرام پہلے سے طے

☆☆☆☆☆

تقریب - ۰۱ اکتوبر ۲۰۰۶ء